﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۱۱ | جمعۃ المبارک ۲۳/جولائی ۲۰۰۴ء | ۵/جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ ہجری قمری — ۲۳/وفا ۱۳۸۳ھ ہجری شمسی | شمارہ ۳۰

حرص دنیا کا خوف

حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

خدا کی قسم مجھے اس بات کا ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ اس بات کا ڈر ہے کہ تم دنیا کی حرص و طمع میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرو گے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی غزوہ احد)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

جب تک انسان خدا تعالیٰ کو مقدم نہیں رکھتا تب تک وہ متقی نہیں

مغرب کی نماز کے بعد جب حضرت امام علیہ السلام شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے تو سیّد احمد شاہ صاحب سندھی نے آپ سے نیاز حاصل کی اور پوچھا کہ متقی کسے کہہ سکتے ہیں۔فرمایا:

’’آنحضرت ﷺ جب مبعوث ہوئے اور آپؐ نے دعویٰ کیا تو اس وقت بھی لوگوں کی نظروں میں بہت سے یہودی عالم متقی اور پرہیز گار مشہور تھے،لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی متقی ہوں۔خدا تعالیٰ تو اُن متقیوں کا ذکر کرتا ہے جو اس کے نزدیک تقویٰ اور اخلاص رکھتے ہیں۔جب ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کا دعویٰ سنا،لوگوں میں جو اُن کی وجاہت تھی اس میں فرق آتا دیکھ کر رعونت سے انکار کر دیا اور حق کو اختیار کرنا گوارا نہ کیا۔اب دیکھو کہ لوگوں کے نزدیک تو وہ بھی متقی تھے مگر اُن کا نام حقیقی متقی نہیں تھا۔حقیقی متقی وہ شخص ہے کہ جس کی خواہ آبرو جائے، ہزار ذلّت آتی ہو، جان جانے کا خطرہ ہو،فقر و فاقہ کی نوبت آئی ہو تو وہ محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ان سب نقصانوں کو گوارا کرے لیکن حق کو ہرگز نہ چھپاوے۔متقی کے یہ معنے جیسے آجکل کے مولوی عدالتوں میں بیان کرتے ہیں، ہرگز نہیں ہیں کہ جو شخص زبان سے سب مانتا ہو خواہ اس کا عمل درآمد اس پر ہو یا نہ ہو اور وہ جھوٹ بھی بول لیتا ہو، چوری بھی کرتا ہو تو وہ متقی ہے۔

تقویٰ کے بھی مراتب ہوتے ہیں اور جب تک کہ یہ کامل نہ ہوں تب تک انسان پورا متقی نہیں ہوتا۔ہر ایک شئے وہی کارآمد ہوتی ہے جس کا پورا وزن لیا جاوے۔اگر ایک شخص کو بھوک اور پیاس لگی ہے تو روٹی کا ایک بھورا اور پانی کا ایک قطرہ لے لینے سے اُسے سیری حاصل نہ ہوگی اور نہ جان کو بچا سکے گا، جب تک پوری خوراک کھانے اور پینے کی اُسے نہ ملے۔یہی حال تقویٰ کا ہے کہ جب تک انسان اسے پورے طور پر ہر ایک پہلو سے اختیار نہیں کرتا تب تک وہ متقی نہیں ہو سکتا۔اور اگر یہ بات نہیں تو ہم ایک کافر کو بھی متقی کہہ سکتے ہیں کیونکہ کوئی نہ کوئی پہلو تقویٰ کا (یعنی خوبی) اس کے اندر ضرور ہوگی۔اللہ تعالیٰ نے محض ظلمت تو کسی کو پیدا نہیں کیا۔مگر تقویٰ کی یہ مقدار اگر ایک کافر کے اندر ہو تو اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔کافی مقدار ہونی چاہئے جس سے دل روشن ہو۔خدا تعالیٰ راضی ہو اور ہر ایک بدی سے انسان بچ جاوے۔بہت سے ایسے مسلمان ہیں کہ جو کہتے ہیں کیا ہم روزہ نہیں رکھتے ۔نماز نہیں پڑھتے وغیرہ وغیرہ۔مگر باتوں سے وہ متقی نہیں ہو سکتے۔تقویٰ اور شئے ہے۔جب تک انسان خدا تعالیٰ کو مقدم نہیں رکھتا اور ہر ایک لحاظ کو خواہ برادری کا ہو خواہ قوم کا،خواہ دوستوں اور شہر کے رؤساء کا خدا تعالیٰ سے ڈر کر نہیں توڑتا اور خدا تعالیٰ کے لئے ہر ایک ذلّت برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتا ،تب تک وہ متقی نہیں ہے۔(ملفوظات۔جلد چہارم۔صفحہ ۵۶، ۵۷)

مسلم شہری کے فرائض

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ’’احمدیت حقیقی اسلام‘‘ جیسی معرکۃ الآراء کتاب میں ’’عام شہریت کے اصول‘‘ کے زیر عنوان مسلم شہری کے متعدد فرائض بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:۔

’’ایک مسلم شہری کا فرض ہے کہ وہ اپنے بھائی کی طرف ہنسی کے ساتھ بھی ہتھیار کا منہ نہ کرے۔یہ حکم رسول کریم ﷺ نے لوہے کے ہتھیاروں کے متعلق دیا ہے پس بارود سے چلنے والے ہتھیاروں کے متعلق اور بھی سختی سے یہ حکم چسپاں ہوتا ہے......پھر مسلم شہری کا یہ بھی فرض ہے کہ کبھی ہمت نہ ہارے اور مایوس نہ ہو بلکہ مصائب اور تکالیف میں ایک پہاڑ کی طرح کھڑا رہے۔حوادث کی آندھیاں چلیں اور آفات کی موجیں اُٹھ اُٹھ کر اُس سے ٹکرائیں مگر وہ مقابلہ سے نہ گھبرائے بلکہ ان کو دبانے کی کوشش کرے یہانتک کہ موت آجائے یا وہ ان مشکلات کو زیر کر کے اپنے لئے کامیابی کا راستہ کھول لے۔وہ بزدلی سے اپنی ذمہ داریوں سے بچنے کے لئے خودکشی نہیں کرتا کیونکہ اس کا مذہب اسے اس بزدلی سے روکتا ہے اور نڈر اور بہادر بننے کی تعلیم دیتا ہے۔یہ ہے ایک مسلم شہری۔ مگر اس وقت میری مراد مسلم شہری سے وہ مسلم نہیں جو اپنے مذہب کو بھول کر مغرب کی طرف پیاسے کی طرح دیکھ رہا ہے بلکہ اُس مسلم سے میری مراد ہے جو آج سے تیرہ سو سال پہلے کا تھا اور جسے اب پھر مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں لائے ہیں۔‘‘ (احمدیت یعنی حقیقی اسلام صفحہ 195تا 196)

فرمودات خلفاء

بنی نوع انسان سے پیار

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’یہ ساری ویسٹرن طاقتیں جو اس وقت Civilized کہلاتی ہیں۔ان کے دل میں انسان کا پیار نہیں،اگر ان کے دل میں انسان کے لئے پیار ہوتا تو وہ ایچ بم (Hydrogen Bomb) اور اے بم (Atom Bomb) نہ بناتے ۔انہوں نے ہلاکت کے سامان بنادئے ۔صرف ایک بم لاکھوں انسانوں کو ختم کر سکتا ہے۔کروڑوں آدمی اس سے نقصان اٹھا سکتے ہیں مگر کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

ابھی اسی سفر میں Lufthansa میں دو امریکن بیٹھے ہوئے تھے۔بڑے بے تکلف بوڑھے سے تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے اور تصویریں لے رہے تھے۔میں نے ان کو یہی کہا کہ تمہارے دل میں انسانیت کے لئے پیار ہے ہی نہیں ۔تم نے انسان کو ہلاک کرنے کے لئے سامان بنادئے مگر اس کی حفاظت کے لئے اس کے مقابلہ میں اتنی بڑی تدبیر نہیں کی۔کوئی کہہ سکتا ہے کچھ تدبیر کا سوال ہی نہیں۔سوال یہ ہے کہ جتنی بڑی تدبیر انسان کو ہلاک کرنے کے لئے کی اتنی بڑی تدبیر انسان کی حفاظت کے لئے نہیں کی۔اور میں نے کہا یہ عجیب بات ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان سے نفرت کرتا ہے،ایک قوم دوسری قوم سے اور ایک ملک دوسرے ملک سے نفرت کرتا ہے۔وہ پڑھے لکھے لوگ سمجھ گئے کہنے لگے اب تو ہمارا روس کے ساتھ معاہدہ ہو گیا ہے حالانکہ میں نے روس کا نام بھی نہیں لیا تھا۔میں نے کہا Out of fear not of love ڈر کے مارے تم نے سمجھوتہ کر لیا اس میں کیا خوبی ہے۔وہ کھسیانے سے ہو گئے اور کہنے لگے بہرحال یہ ایک قدم آگے ہے میں نے کہا ٹھیک ہے دعا کرتا ہوں خدا تعالیٰ تمہیں صحیح قدم اٹھانے کی توفیق دے۔تو دنیا نے بظاہر بڑی ترقی کی لیکن دنیا نے دنیاوی ترقیات میں جو قدم بھی آگے بڑھایا اس نے ثابت کیا کہ ان اقوام کے دل میں انسانیت کی محبت یا پیار نہیں ہے۔آج دنیا کو بچانے کے لئے صرف ایک جماعت موجود ہے اور وہ جماعت احمدیہ ہے۔جماعت احمدیہ سے باہر ہمیں کوئی ایسی جماعت نظر نہیں آرہی جس کے دل میں انسان کا پیار ہو اور یہ بڑی اہم ذمہ داری ہے جو ہم پر عائد ہوتی ہے۔نوجوان طبقے کو یہ سمجھنا چاہئے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ توفیق دے۔‘‘

(مشعل راہ جلد دوم۔صفحہ ۲۳۷)

اداریہ

جلسہ سالانہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں جلسہ سالانہ کی عام اطلاع دیتے ہوئے تحریر فرمایا:

’’تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دُور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہوجائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے۔ کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہریک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷؍دسمبر سے ۲۹؍دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷؍دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے۔

اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے۔ اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی انہیں بخشے۔

اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہریک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں سرائے فانی سے انتقال کرجائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزّت جلّشانہ کوشش کی جائے گی۔ اور اس روحانی سلسلہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے............‘‘۔

جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنے والوں کے لئے دعا کرتے ہوئے حضورؑ نے فرمایا:

’’بالآخر مَیں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہریک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کردیوے اور ان کے ہم وغم دور فرماوے۔ اور ان کی ہریک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے۔ اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے لئے اُن کو اٹھاوے جن پر فضل ورحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہریک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین، ثم آمین‘‘۔

(الراقم خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔ عفی اللہ عنہ۔

۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء۔ اشتہار مطبوعہ ریاض ہند پریس قادیان)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مشکل حالات اور مخالفت کے باوجود سالانہ جلسہ کامیابی سے صرف قادیان میں ہی نہیں، دنیا بھر کے اہم مراکز میں منعقد ہو رہا ہے۔ آئندہ مزید کامیابیوں کی خوش خبری دیتے ہوئے اور جماعت کو اس کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’خدا نے جو وعدے کئے وہ کچھ تو پورے ہوچکے اور باقی آئندہ پورے ہوں گے۔ آئندہ جو کچھ ظاہر ہوگا ہمیں اس کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ جن کندھوں پر آئندہ سلسلہ کے کاموں کا بوجھ پڑنے والا ہے، چاہئے کہ وہ ہمت کے ساتھ اس بوجھ کو اٹھائیں یہاں تک کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی بادشاہت پھر دنیا میں قائم ہوجائے۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ زندگی کی آخری گھڑی تک مجھے اپنے دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور آپ لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ خدمت دین کی توفیق دے۔ اور آپ اس وقت تک صبر نہ کریں جب تک کہ اسلام دوبارہ ساری دنیا پر غالب نہ آجائے‘‘۔ (الفضل ۲۱؍اپریل ۱۹۴۹ء)

❁❁❁❁❁❁

عشقِ احمد کو دل وجاں میں بساتے آیئے

عشقِ احمد کو دل و جاں میں بساتے آیئے
روح کی دھندلاہٹوں کو جگمگاتے آیئے

اس زمیں پر چشمۂ روحانیت ہے موجزن
اس وقار نَو بنَو کے گیت گاتے آیئے

ان فضاؤں کی ہے زینت قدسیانِ رنگ و بُو
رنگ و بُو میں قدسیاں دل میں بساتے آیئے

ہر طرف ہے حسنِ سیرت، سوز دل ، سجدوں کا نور
ان حسیں انوار سے آنکھیں ملاتے آیئے

ناپیے اس سرزمیں کو سجدہ ہائے شوق سے
راہگزاروں پر اُجالوں کو بساتے آیئے

یہ ہجومِ عاشقانِ مہدئ موعود ہے
اس ہجومِ عاشقاں میں مسکراتے آیئے

دیدنی ہے اجتماعِ خیر و برکت کی فضا
خدمتِ اسلام کا پرچم اُڑاتے آیئے

بَٹ رہی ہے دولتِ رُوحانیت ثاقبؔ یہاں
دامنِ حُسنِ طلب آگے بڑھاتے آیئے

(ثاقبؔ زیروی)

(مرسلہ: حمید اللہ ظفر۔ جرمنی)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
’’دورۂ مغربی افریقہ نمبر‘‘

احباب کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مغربی افریقہ کے پہلے دورہ کے حوالہ سے الفضل انٹرنیشنل کا اگلا شمارہ ’’دورۂ مغربی افریقہ نمبر‘‘ کے طور پر شائع کیا جا رہا ہے

قارئین کرام نوٹ فرمالیں کہ یہ خصوصی اشاعت دو ہفتوں یعنی 30؍جولائی اور 6؍اگست ۲۰۰۴ء کے شماروں پر مشتمل ہوگی۔ اور اس کے بعد 13؍اگست کا شمارہ شائع ہوگا۔

اس خصوصی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ کے مغربی افریقہ کے چار ملکوں غانا، بورکینا فاسو، بینن اور نائیجیریا کے تاریخی اہمیت کے نہایت اہم اور مبارک دورہ کی بہت دلچسپ اور ایمان افروز تفصیلات، حضور انور ایدہ اللہ کے بعض خطابات اور دورہ کی رنگین تصاویر بھی شامل ہوں گی۔ انشاء اللہ

جلسہ سالانہ اور ہماری ذمہ داریاں

(فضل احمد شاھد)

جلسہ سالانہ ہمارے پروگراموں میں سے اہم ترین پروگرام ہے اور اس سلسلہ میں عائد ہونے والی ذمہ داریاں اہم ترین ذمہ داریاں ہیں۔ اس لئے ہر احمدی پر واجب ہے کہ وہ ان ذمہ داریوں کو نبھائے۔ خاکسار ان کی طرف مختصر اشارے کرتا ہے۔

(۱)...... ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف خود جلسہ سالانہ میں شامل ہو بلکہ دوسرے احمدی بھائیوں کو بھی شامل کرنے کی بھرپور جدوجہد کرے۔ ہمارے پیارے آقا آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: ''اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ'' کہ نیکی پر دوسروں کو آگاہ کرنے والا اتنا ہی ثواب پاتا ہے جتنا کہ نیکی کرنے والا۔ پس دوہرے اجر کے وارث ٹھہرئے۔ مَیں نے خود یہ مضمون بھی ثواب کے حصول کے لئے لکھا ہے بفضل اللہ عاشقان احمدیت پہلے ہی اس طرف متوجہ ہونگے۔

(۲)...... جملہ احمدی احباب جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں کہ انتظامات اچھے ہوں، جلسہ سالانہ کے جملہ مقاصد پورے ہوں۔ مہمانوں اور میزبانوں کے درمیان کہیں بھی تلخی نہ ہو، ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ کی صحت اچھی رہے، اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی مشکلات اور غم دور ہوں تو تب بھی جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔

(۳)...... ابھی سے نیت کریں بلکہ پختہ عزم اور ارادہ کریں کہ ہم نے ہر رکاوٹ کو پھلانگ کر جلسہ میں جانا ہے۔ اس طرح آپ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اس وعدہ کو پورا ہوتے دیکھیں گے جو خدا نے آپ سے کیا: ''اِنِّی مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ''۔ یعنی مَیں اس شخص کی مدد کروں گا جو تیری مدد کرنے کا ارادہ کرے گا۔ پس مصمم ارادہ کریں اور اس کی برکتیں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں۔

(۴)...... جلسہ میں شمولیت کا ارادہ کرنے والے ابھی سے عہد کریں کہ ہم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کے لئے جا رہے ہیں، دنیاوی اغراض کے لئے نہیں۔ حضور اکرمؐ فرماتے ہیں ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ''۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ پس آپ کی نیت خالص ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ ''محض للہ'' شامل ہوں۔

(۵)...... دعائیں کرتے ہوئے سفر کریں بلکہ سارے جلسہ کے دوران مسلسل دعائیں کرتے رہیں۔

(۶)...... جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کی یہ اہم ترین ذمہ داری ہے کہ وہ جلسہ کے سارے پروگراموں میں شامل ہوں اور ذرا بھی وقت ضائع نہ کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ؟ ''ربّانی باتوں کے سننے کے لئے'' آپ آئیں۔

آپ کے خلفاء نے یہی وضاحت فرمائی ہے کہ تمام مقررین کی تقاریر سنی جائیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت سے ایک سال قبل انصار اللہ کو دردانگیز لہجے میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''اتنی حیرت انگیز وفا کا نمونہ دکھایا ہے انصار نے کہ اس نظارے سے دل عش عش کر اٹھتا تھا اور بے اختیار دل سے دعائیں نکلتی تھیں۔ بعض معمر بزرگ اسّی اسّی سال کے دس دس گھنٹے مسلسل بیٹھے ہیں۔ ان میں ایسے بھی تھے جو علم و فضل کے لحاظ سے ایک خاص مقام پر ہیں اور عام روزمرہ کی تقریریں سننے سے ان کو کوئی خاص علمی فائدہ نہ پہنچتا تھا۔ جانتے تھے ان باتوں کو۔ مثلاً حضرت مرزا عبدالحق صاحب، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب بار بار پڑھ چکے ہیں تو اس لالچ میں تو نہیں بیٹھے تھے کہ مجھے کوئی نئی چیز ملے۔ نئی بھی ملتی ہے ضرور ہر انسان کو کچھ نہ کچھ۔ مگر محض ایک وفا کا تقاضا تھا، ایک اطاعت کا تقاضا تھا کہ خدا کے نام پر مجلس اکٹھی ہوئی ہے اس میں بیٹھ کر برکت حاصل کرنی ہے۔ صبح کی تہجد کی حاضری بھی خدا کے فضل سے بہت ہی خوشکن تھی۔

اس اظہار تشکر کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس عادت کو دوام بخشیں۔ اپنی اگلی نسلوں میں جو قابل فکر بات ہے وہ یہ ہے کہ ہماری اگلی نسلیں دینی مجالس کی اہمیت سے اس طرح واقف نہیں ہیں جس طرح یہ نسل جو اس وقت سامنے بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کا نتیجہ ایک بہت ہی تکلیف دہ نظارے کی شکل میں ہمیں جلسہ سالانہ کے موقع پر نظر آتا ہے کہ سلسلہ کے مقررین بڑی محنت سے تقریریں تیار کرتے ہیں۔ ان میں اگر کوئی انسان ان ساری تقاریر کو سن لے تو ایک بدلی ہوئی شکل لے کر وہاں سے نکلے گا۔ لیکن بھاری تعداد نوجوانوں کی نئی نسلوں کی باہر پھر رہی ہوتی ہے۔ بازار میں میلوں کی طرح اپنے وقت کو ضائع کر رہی ہوتی ہے اور صرف ایک دو تقریروں پر انہوں نے نشان لگائے ہوتے ہیں جو ان کی پسند کے مطابق کی تقریریں ہیں۔ حالانکہ بہت بڑی ایک نہر نہیں، ایک قلزم جاری ہوتا ہے عرفان کا اور علم کا اس زمانے میں اور خدا کی برکتیں جو اترتی ہیں وہ اس کے سوا ہیں۔ تو علمی استفادے کے سوا ان لوگوں میں بیٹھ رہنا ہی بابرکت ہے اور برکت کا موجب ہے''۔

(انصار اللہ سے خطاب صفحہ ۲)

پس وہ بھائی اور بہنیں جو جلسہ گاہ سے بغیر عذر کے باہر چلے جاتے ہیں ان سے دردمندانہ اپیل ہے کہ اپنے نفسوں پر رحم کیجئے اور اپنے پیارے امام کے درد میں ڈوبے ہوئے ہمدردی سے پُر جذبات کو ٹھیس نہ پہنچایئے۔ اگر آپ کے دل میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کی قدر ہے تو اس کا حقیقی اور عملی ثبوت جلسہ گاہ میں بیٹھ کر دیجئے۔ اے میرے قابل احترام بزرگو! اپنے بچوں کو پیار سے سمجھاؤ، ان کے لئے درددل سے دعائیں کرو جو جلسہ گاہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اے احمدی نوجوان! تُو قوت و طاقت رکھتے ہوئے اپنے بزرگ انصار کے نمونے کو کیوں نہیں دیکھتا۔

(۷)...... سامعین جلسہ پوری طرح تیار ہو کر بروقت جلسہ گاہ میں آئیں تاکہ انہیں پھر کسی وجہ سے باہر نہ نکلنا پڑے۔

(۸)...... جلسہ کے بعد اور آرام اور وقفہ کے دوران آرام کریں تاکہ جلسہ گاہ میں نیند نہ آئے اور ذہن تقریر کی طرف پوری طرح متوجہ ہو۔

(۹)...... جلسہ گاہ میں سارے مقرر قرآن مجید کی ہی کسی نہ کسی رنگ میں تشریح کر رہے ہوتے ہیں اس لئے صرف بیٹھنا ہی کافی نہیں بلکہ باتوں کو غور سے سننا بھی ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَانْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ یعنی قرآن حکیم کو اور اس کی باتوں کو خاموشی اور توجہ سے سننے کے نتیجہ میں خدا کے رحم کو جذب کیا جاتا ہے۔ پس غور سے سنیں اور رحم کے مورد بنیں۔

(۱۰)...... پڑھے لکھے احباب نوٹ بھی لیتے جائیں کہ یہ بھی علم کو جذب کرنے کا ایک اچھا طریق ہے۔

(۱۱)...... جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ احباب خدمت کے لئے نام پیش کریں اور اس عظیم برکتوں والی خدمت سے محروم نہ رہیں۔

(۱۲)...... خدمت کے لئے صرف نام پیش کرنا ہی کافی نہیں بلکہ ڈیوٹی پر ہمہ وقت حاضر رہنا بھی ضروری ہے۔ یاد رکھیں آپ کی ذرا سی غفلت بھی سارے جلسہ کے لئے پریشانی کا موجب بن سکتی ہے اس لئے پوری ذمہ داری سے ڈیوٹی دیں۔ احساس ذمہ داری یہ ہو کہ مَیں ہی اس ڈیوٹی کو نبھانے کا ذمہ دار ہوں، نہ کہ کوئی دوسرا۔ فرض شناسی کی برکات حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھیں۔

(۱۳)...... مہمان سے اگر کوئی ناگوار امر بھی پیش آئے تو اس کو برداشت کریں۔ حتی الوسع پیار کی فضا کو قائم رکھیں۔

(۱۴)...... مہمانوں کا فرض ہے کہ وہ جلسہ کے منتظمین سے پورا پورا تعاون کریں اور جو بھی نظام بنا ہے اس کی پابندی کا بہترین مظاہرہ کریں۔

(۱۵)...... مہمان اور میزبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کھانے کا ضیاع نہ ہو۔ ایک لقمہ بھی ضائع نہیں ہونا چاہئے۔

(۱۶)...... اس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوران جلسہ اس کے تقدس کا خیال خاص طور پر رکھیں۔ یہ شعائر اللہ میں سے ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے {یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ} (مائدہ :۳) اے مومنو! اللہ کے مقرر کردہ نشانوں کی بے حرمتی نہ کرو۔

پھر فرمایا: {وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ} (سورۃ الحج:۳۱) یعنی جو شخص اللہ کی مقرر کردہ عزت والی جگہوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اس کے ربّ کے نزدیک اس کے لئے اچھا ہوتا ہے۔

نیز فرمایا: {وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ} (الحج :۳۳) یعنی جو شخص اللہ کی مقرر کردہ نشانیوں کی عزت کرے گا اس کے (اس فعل) کو دلوں کا تقویٰ قرار دیا جائے گا۔

پس پاکیزہ دل، پاکیزہ گفتار، پاکیزہ کردار، پاکیزہ رفتار کا مظاہرہ کیجئے۔ مہمان بھی اس کا خیال رکھیں اور میزبان بھی۔

(۱۷)...... ڈیوٹیاں دینے والے اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ نمازیں بھی ادا کرنی ہیں۔ کام کی کثرت اور تھکاوٹ آپ کو ذکر الٰہی اور یاد الٰہی سے غافل نہ کرے بلکہ آپ کی زبان دوران ڈیوٹی دعاؤں اور ذکر الٰہی سے تر رہے۔ اس سے آپ کے کام میں بھی غیر معمولی برکت پڑے گی۔

(۱۸)...... حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو بھی مدنظر رکھیں:۔

''اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۴۱)

یاد رکھیں حضور علیہ السلام نے ''بقدر ضرورت'' کے الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔ اس لئے زائد از ضرورت اشیاء جلسہ پر ساتھ نہ لائیں۔

(۱۹)...... حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ملاقات کے آداب کا خاص خیال رکھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

'' سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ کرنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی''۔

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۱)

صادقین کے بارہ میں فرمایا:

''ان کی زیارت سے مصائب دور ہو جاتے ہیں''۔

(تفسیر سورۃ مائدہ تا توبہ صفحہ ۲۶۷)

''مَیں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحب نبی کو ایک کر دیتی ہے''۔

(تفسیر سورۃ مائدہ تا توبہ صفحہ ۲۶۷)

''دنیا میں یہی فائدہ ہے کہ صادقوں کی کشش اپنا اثر کرتی ہے''۔ (ایضاً)

پس ملاقات کے وقت کو ضائع نہ کریں اور اس کے تمام آداب کو ملحوظ رکھیں۔

تمام احباب پختہ عہد کریں کہ اس جلسہ کے بعد نہ صرف خود اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں گے بلکہ اپنے ماحول کو بھی نورانی بنائیں گے اور جلسہ کی برکات کو سارا سال قائم رکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جلسہ کے شاملین کے لئے خاص دعاؤں کا حقدار بنائے۔ آمین

❀❀❀❀❀

تحدیث نعمت

(سید نعیم احمد شاہ ۔لندن)

ہمارے دادا جان حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ممتاز صحابہ میں سے تھے۔آپ کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔چار بیٹے خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے حافظ قرآن تھے جن میں میرے والد حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحبؓ بھی شامل تھے۔

برصغیر ہندوپاک میں پارٹیشن کے بعد 48 سال کی عمر میں میرے والد صاحب کی وفات ہوئی۔ میرے بڑے بھائی سیّد کلیم اللہ شاہ صاحب مرحوم اس وقت تعلیم الاسلام کالج میں پڑھتے تھے۔انہیں اپنڈے سائٹس کا حملہ ہوا اور میو ہسپتال لاہور میں داخل تھے۔ان ایّام میں یہ اپریشن کافی پیچیدہ ہوا کرتا تھا۔ والد صاحب کا قیام ان دنوں جہلم میں تھا۔آپ کو کلیم بھائی کی تکلیف کا پتہ چلا تو فوراً لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔والد صاحب مرحوم کو آموں کا بڑا شوق تھا۔ان دنوں انڈیا سے آم آیا کرتے تھے اور شرارت سے بعض دفعہ ہندو آموں کو زہریلے ٹیکے لگا دیا کرتے تھے۔والد صاحب نے بھی کوئی ایسا ہی آم کھا لیا۔سفر میں آپ کو بہت تکلیف ہوئی اور لاہور پہنچے تو آپ کو بھی میو ہسپتال کے یورپین وارڈ میں داخل کیا گیا۔مجھے جہلم تار آئی کہ فوراً لاہور پہنچو۔ والد صاحب کے معدہ کی مرکزی آنت کو بند کر دیا گیا تھا اور دو تین دن آپ کو ڈرپس پر ہی رکھا گیا۔تیسرے دن صبح والد صاحب کی طبیعت سخت خراب ہوگئی۔آپ کو شدید گھبراہٹ تھی۔آپ نے تمام ڈرپس وغیرہ اتار دیں۔میں نے والدہ صاحبہ کو بلایا۔والد صاحب پر نزع کا عالم طاری تھا۔والدہ صاحبہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور والد صاحب سے مخاطب ہو کر کہنے لگیں کہ ان بچوں کو کس کے سہارے چھوڑے جا رہے ہیں۔والد صاحب نے لرزتی ہوئی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور اس عالم فانی سے رحلت فرما گئے۔آپ کے باقی بھائیوں کو خیال تھا کہ کاش بچوں کی نگہداشت کی ذمہ داری انہیں سونپ دیتے مگر والد صاحب مرحوم کے اس ایک انگلی کے اشارے میں ایسی برکت پڑی اور خدا تعالیٰ نے ہمیں اس طرح سنبھالا کہ بڑے عمدہ رنگ میں ہماری نشو ونما ہوئی۔خدا تعالیٰ نے قدم قدم پر ہماری حاجات کو اپنے فضل سے پورا فرمایا۔اس وقت ہم تین بھائی والدہ صاحبہ کے ساتھ تھے۔کلیم بھائی جن کی عمر اس وقت 17 سال تھی اور میری عمر 14 سال اور نسیم مرحوم گیارہ سال کے تھے۔

والد صاحب کی وفات کے بعد میری والدہ ساری عمر بیوہ رہیں۔انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ، محبت اور دعاؤں کے ساتھ ہماری پرورش فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند تر فرماتا رہے۔والدہ صاحبہ کے علاوہ ہماری بڑی بہن سیّدہ بشریٰ بیگم (مہر آپا) نے ہمارا بہت خیال رکھا۔آپ حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ شادی سے قبل بھی ہماری گارڈین تھیں۔ آپ ہم بھائیوں کو سکول کے لئے تیار کیا کرتی تھیں اور ہمارے کپڑوں، کتابوں کا خیال رکھتی تھیں۔شادی کے بعد بھی آپ کی محبتیں اور شفقتیں ہمیشہ ہمیں حاصل رہیں۔

والد صاحب فارسٹ ڈیپارٹمنٹ میں آفیسر تھے۔آپ کی وفات کے بعد جہلم کا سرکاری بنگلہ ہمیں چھوڑنا پڑا۔ہم دو بھائیوں اور والدہ صاحبہ نے رتن باغ کے ایک کمرہ میں پناہ لی۔بھائی کلیم تعلیم الاسلام کالج کے ہوسٹل میں ہوا کرتے تھے۔ان دنوں ہمارے ایک ننہالی عزیز پیر کرم شاہ صاحب مرحوم لاہور کے ڈپٹی کمشنر ہوا کرتے تھے۔انہیں جب والد صاحب کی وفات کا علم ہوا تو تعزیت کے لئے آئے اور والدہ صاحبہ سے کہا کہ آپ کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، آپ کی کوٹھی قادیان میں رہ گئی ہے، میں آپ کو لاہور میں ایک کوٹھی الاٹ کر دیتا ہوں جو سکھ چھوڑ گئے ہیں۔والدہ صاحبہ نے کہا کہ میں کیا کہہ سکتی ہوں، میں بشریٰ سے پوچھتی ہوں۔والدہ صاحبہ کو علم نہیں تھا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ساری جماعت کو سختی سے منع کیا ہوا تھا کہ ہم نے چونکہ واپس جانا ہے اس لئے کوئی شخص قادیان کی کسی عمارت کے عوض میں کوئی مکان وغیرہ الاٹ نہ کروائے۔جب انہوں نے ہماری بڑی ہمشیرہ سیّدہ بشریٰ بیگم (مہر آپا) سے پوچھا تو انہوں نے سختی سے کہا کہ خلیفۂ وقت کا یہ حکم ہے اس لئے قادیان والی کوٹھی کے بدلہ میں یہاں کسی عمارت کی الاٹمنٹ کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔اللہ تعالیٰ مالک ہے وہ خود ہی سامان کرے گا۔چنانچہ پیر کرم شاہ صاحب مایوس ہو کر چلے گئے۔

جب ربوہ والی زمین خریدی گئی تو جو بھی پونجی والدہ صاحبہ کے پاس تھی اس سے آپ نے ایک کنال زمین لے کر دارالرحمت میں مکان بنا لیا۔میں لاہور میں ٹی آئی کالج میں پڑھتا رہا۔گریجوایشن کے بعد میں 1956ء میں انگلستان آ گیا اور 1963ء میں میری شادی ایک آسٹرین خاتون سے ہوئی۔آسٹرین کا دستور ہے کہ لڑکی کو کافی جہیز دیتے ہیں۔ایک روز لیورپول (LIVERPOOL) اسٹریٹ سے کسٹم ڈیپارٹمنٹ کا خط آیا کہ فلاں دن فلاں وقت آپ آ جائیں، سارس برگ (آسٹریا) سے آٹھ کریٹ سامان کے آئے ہیں۔ہم آپ کے سامنے کھولیں گے۔اگر ان میں کوئی چیز کسٹم ڈیوٹی کے لائق ہوئی تو کسٹم ڈیوٹی چارج کریں گے۔ان دنوں میری حالت یہ تھی کہ تنخواہ صرف 14 پونڈ ہفتہ تھی۔خیر مقررہ وقت پر ہم وہاں پہنچے۔کسٹم آفیسر نے کریٹ منگوائے اور جب پہلے کریٹ کو کھولا تو اس میں سب سے اوپر ایک اُلّو کی پینٹنگ تھی۔اس نے کہا آپ کو پتہ ہے کہ اس ملک میں پینٹنگز کے داخلہ کی اجازت نہیں، اس کے لئے خصوصی اجازت نامہ درکار ہوتا ہے۔میری بیوی نے کہا کہ میرے والد صاحب سارس برگ میں گونگے اور بہرے بچوں کے انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر ہیں اور سکول کے بچوں نے Good will کے طور پر یہ پینٹنگ بنا کر ہماری شادی پر تحفہ دی تھی۔اللہ کی شان کہ اس آفیسر نے باقی کریٹس کو کھولنے کی بجائے اسی طرح ہمیں دے دیئے۔نہ صرف یہ کہ ہمیں کوئی کسٹم وغیرہ نہیں دینا پڑا بلکہ اس نے ہمیں بڑی محبت سے بٹھا کر چائے پلائی اور کہا کہ میری ایک ہی بیٹی ہے جو پیدائشی طور پر گونگی اور بہری ہے۔مجھے اس انسٹی ٹیوٹ کا ایڈریس دیں میں اپنی بچی کو وہاں بھیجوں گا، ہو سکتا ہے وہاں وہ شفایاب ہو جائے۔یہ ہے تو ایک چھوٹا سا واقعہ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے والد صاحب مرحوم نے وفات کے وقت آسمان کی طرف انگلی بلند کرتے ہوئے ہمیں جو خدا کے سپرد کیا تھا یہ اسی کا فیض اور اسی کی برکت ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہر مشکل وقت میں ہماری نصرت فرمائی اور پریشانیوں کو دور فرمایا۔اسی طرح بعد میں انگلستان میں خدا تعالیٰ نے غیر معمولی حالات میں مکان بھی خریدنے کا سامان فرمایا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا ’اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ‘ کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں۔ یہ الہام حضور علیہ السلام اور آپ کے غلاموں کے حق میں بارہا پورا ہوا اور آج بھی پورا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس عاجز نے اپنی زندگی میں بارہا مشاہدہ و تجربہ کیا ہے کہ اگر انسان خدا تعالیٰ کے حضور جھکے، اسی پر توکل کرے تو وہ اپنے عاجز بندوں کے لئے ہمیشہ کافی ہوتا ہے۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے سچے اور مخلص وفادار بندوں میں شامل فرمائے۔ہمیں اپنے بزرگوں کی نیکیوں اور ان کی دعاؤں کا وارث بنائے اور ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ۔ربوہ
☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

found.

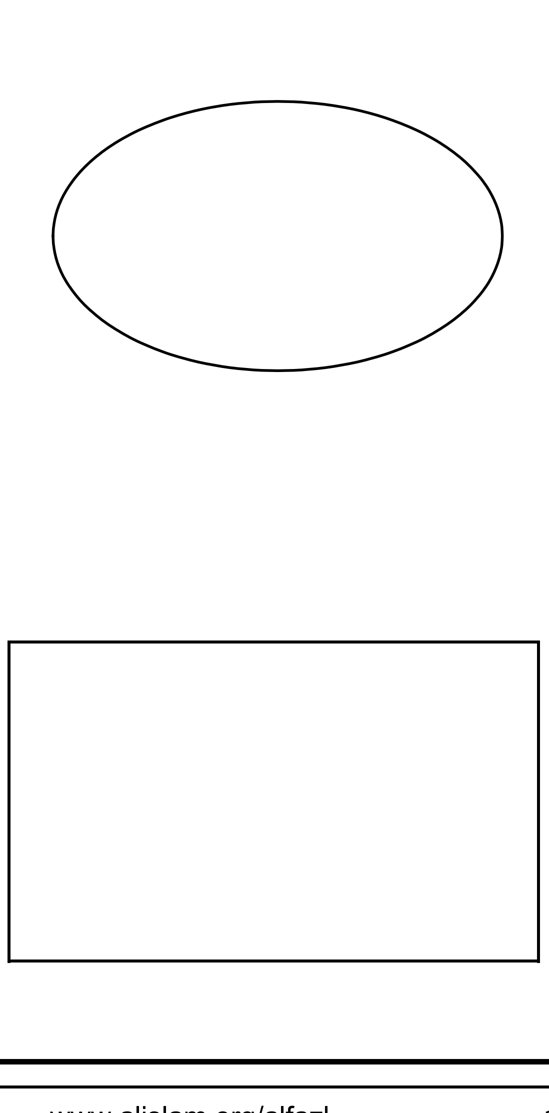

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

Jlebe Travel

خطبہ جمعہ

جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دی ہیں ان سے بچتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے اور اس کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں گے

جولوگ محرمات کا کاروبار کررہے ہیں وہ اس کو ختم کریں

کینیڈا کے سفر میں کینیڈا اور امریکہ کے افراد جماعت کے اخلاص ووفا اور جماعتی ترقی کا روح پرور تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۹/جولائی ۲۰۰۴ء بمطابق ۹/وفا ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

گزشتہ کسی خطبہ میں، میرا خیال ہے شاید دو ہفتے پہلے، میں نے ایسے لوگوں کو جو ایسی جگہوں پر کام کرتے ہیں جہاں سؤر کے گوشت کا استعمال ہوتا ہے کہا تھا کہ ایک تو ایسی جگہوں پر کھانے کی احتیاط ہونی چاہئے اور دوسرے ایسے لوگ یہ کام چھوڑ کر کوئی اور کام تلاش کریں۔ اس پر ایک شخص نے مجھے لکھا کہ میں نے بعض ریسٹورنٹ لئے ہیں یا ایک ریسٹورنٹ لیا ہے بہرحال اس کے مطابق کیونکہ اس علاقے میں اگر کھانوں میں سؤر کا گوشت استعمال نہ کیا جائے پھر تو دوکانداری نہیں چلے گی اور کاروبار نہیں چلے گا اور مختلف صورتوں میں یہ چربی کا گوشت استعمال ہوتا ہے۔ تو اس نے لکھا اب تو میں یہ خرید بیٹھا ہوں اگر یہ کاروبار میں اس طرح نہ چلاؤں تو اتنا نقصان ہوگا اس لئے اجازت دی جائے۔ تو جہاں تک اجازت کا سوال ہے وہ تو نہیں میں دے سکتا۔ باقی یہ بھی ان کا وہم ہے کہ کاروبار نہیں چلے گا، بکری نہیں ہوگی۔ اگر نہیں بھی ہوتی تو اس کاروبار کو بیچ کر کوئی اور کاروبار تلاش کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ رزق دینے والا ہے، نیک نیتی سے چھوڑیں گے تو کسی بہتر کام کے سامان پیدا فرمادے گا اور کام میسر آجائے گا۔

اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا واضح ارشاد بلکہ فتویٰ کہنا چاہئے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس کے بعد میرے خیال میں پھر کوئی عذر نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک مجلس میں امریکہ ویورپ کی حیرت انگیز ایجادات کا ذکر ہو رہا تھا، یہ لکھنے والے لکھتے ہیں، تو اسی میں یہ ذکر بھی آگیا کہ دودھ اور شوربہ وغیرہ جو ٹینوں میں بند ہو کر ولایت سے آتا ہے بہت ہی نفیس اور صاف ستھرا ہوتا ہے اور ایک خوبی ان میں یہ ہوتی ہے کہ ان کو بالکل ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا دودھ تک بھی بذریعہ مشین دوہا جاتا ہے۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

’’چونکہ نصاریٰ اس وقت ایک قوم ہوگئی ہے جس نے دین کی حدود اور اس کے حلال وحرام کی کوئی پرواہ نہیں رکھی اور کثرت سے سؤر کا گوشت ان میں استعمال ہوتا ہے اور جو ذبح کرتے ہیں اس پر خدا کا نام ہرگز نہیں لیتے بلکہ جھٹکے کی طرح جانوروں کے سر جیسا کہ سنا گیا ہے علیحدہ کردیئے جاتے ہیں۔ اس لئے شبہ پڑسکتا ہے کہ بسکٹ اور دودھ وغیرہ جو ان کے کارخانوں کے بنے ہوئے ہوں ان میں سؤر کی چربی اور سؤر کے دودھ کی آمیزش ہو اس لئے ہمارے نزدیک ولایتی بسکٹ اور اس قسم کے دودھ اور شوربے وغیرہ استعمال کرنے بالکل خلاف تقویٰ اور ناجائز ہیں‘‘۔

اس ضمن میں یہ بتادوں کہ یہاں ہر چیز پر Ingredients لکھے ہوتے ہیں، بعض اوقات چاکلیٹ یا بسکٹ لیتے وقت لوگ احتیاط نہیں کرتے، یا جیم (Jam) یا اس قسم کی چیزیں لیتے وقت احتیاط نہیں کرتے حالانکہ اس میں واضح طور پر لکھا ہوتا ہے کہ اس میں الکوحل ملی ہوئی ہے یا اس میں سؤر کی چربی ملی ہوئی ہے یا اور کوئی چیز ملی ہوئی ہے، تو پڑھ کے لیا کریں۔ چونکہ مجھے تجربہ ہوا ہے بعض لوگ تحفے میں بعض دفعہ لے آتے ہیں، میں احتیاط کرتا ہوں اور میں نے پڑھا تو اس میں الکوحل ملا ہوا تھا، ہر احمدی کو احتیاط کرنی چاہئے۔

نیز فرمایا: ’’جس حالت میں کہ سؤر کے پالنے اور کھانے کا عام رواج ان لوگوں میں ولایت میں ہے تو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں کہ دوسری اشیائے خوردنی جو یہ لوگ تیار کرکے ارسال کرتے ہیں ان میں کوئی نہ کوئی حصہ اس کا نہ ہوتا ہو۔ تو راوی لکھتے ہیں کہ اس پر ابوسعید صاحب المعروف عرب صاحب تاجر ۔۔۔رنگون نے ایک واقعہ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں یوں عرض کیا کہ رنگون میں بسکٹ اور ڈبل روٹی بنانے کا ایک کارخانہ انگریزوں کا تھا وہ ایک مسلمان تاجر نے تقریباً ڈیڑھ لاکھ میں خرید لیا۔ جب اس نے حساب وکتاب کی کتابوں کو پڑتال کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ سؤر کی چربی اس کارخانے میں خریدی جاتی رہی ہے۔ دریافت پر کارخانے والوں نے بتایا کہ ہم اسے بسکٹ وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں کیونکہ اس کے بغیر یہ چیزیں لذیذ نہیں ہوتیں اور ولایت میں بھی یہ چربی ان چیزوں میں ڈالی جاتی ہے۔ اس واقعہ کے سننے سے ناظرین کو معلوم ہوسکتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا خیال کس قدر تقویٰ اور باریک بینی پر تھا۔ لیکن چونکہ ہم میں سے بعض ایسے بھی تھے جن کا اکثر سفر کا اتفاق ہوا ہے اور بعض بھائی افریقہ وغیرہ دور دراز امصار وبلاد میں اب تک موجود ہیں جن کو اس قسم کے دودھ اور بسکٹ وغیرہ کی ضرورت پیش آسکتی ہے اس لئے ان کو بھی مدنظر رکھ کر دوبارہ اس مسئلہ کی نسبت دریافت کیا گیا۔ (حضرت مسیح موعودؑ سے دوبارہ پوچھا گیا) نیز اہل ہنود کے کھانے کی نسبت عرض کیا گیا کہ یہ لوگ بھی اشیاء کو بہت غلیظ رکھتے ہیں اور ان کی کڑاھیوں کو اکثر کتے چاٹ جاتے ہیں اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

’’ہمارے نزدیک نصاریٰ کا وہ طعام حلال ہے جس میں شبہ نہ ہو (یعنی عیسائیوں کا وہ کھانا حلال ہے جس میں شبہ نہ ہو) اور از روئے قرآن مجید وہ حرام نہ ہو۔ ورنہ اس کے یہی معنے ہوں گے کہ بعض اشیاء کو حرام جان کر گھر میں تو نہ کھایا مگر باہر نصاریٰ کے ہاتھ سے کھالیا۔ اور نصاریٰ پر ہی کیا منحصر ہے اگر ایک مسلمان بھی مشکوک الحال ہو تو اس کا کھانا بھی نہیں کھا سکتے۔ مثلاً ایک مسلمان دیوانہ ہے اور اسے حرام وحلال کی خبر نہیں ہے تو ایسی صورت میں اس کے طعام یا تیار کردہ چیزوں پر کیا اعتبار ہوسکتا ہے۔ اسی لئے ہم گھر میں ولایتی بسکٹ نہیں استعمال کرنے دیتے۔ بلکہ ہندوستان کی ہندو کمپنیوں کے منگوایا کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 65-66 جدید ایڈیشن)

تو اصل بات یہ ہے کہ شیطان انسان کے دل میں ہر وقت یہ بات ڈالنے کی تاک میں لگا رہتا ہے کہ کوئی بات نہیں، فلاں کام کرلو، کچھ نہیں ہوتا۔ اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں، تم سؤر کھا تو نہیں سکتے اور یا کھا تو نہیں رہے، یہ تو ایک کاروبار ہے کوئی ڈھکی چھپی بات بھی نہیں ہے، جن کو کھلا رہے ہو ان کو تو یہ چیز پسند ہے اس لئے چوری بھی نہیں ہے، دھوکہ بھی نہیں ہے۔ تو یہ بات خوبصورت کرکے شیطان انسان کے دل میں ڈالتا ہے۔ اور پھر جب اس پر عمل شروع ہو جائے تو ایک برائی سے دوسری برائی پیدا ہوتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ انسان اس میں پورے طور پر ملوث ہو جاتا ہے، شامل ہو جاتا ہے، وہی حرکتیں کرنے لگ جاتا ہے۔ اچھے برے کی تمیز بھی نہیں رہتی، سب کچھ بھلا بیٹھتے ہیں۔ اور روحانی طور پر بھی پھر ایسی حالت میں انسان کمزور ہو جاتا ہے اور پھر صرف دنیا کمانے کی طرف توجہ رہتی ہے اور جائز ناجائز کے فرق کو بھلا بیٹھتے ہیں۔

سورۃ الناس کی تشریح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"پس آخری وصیت یہ کی کہ شیطان سے بچتے رہو"۔ پھر فرمایا کہ "رب کی پناہ میں آؤ خدا کی معرفت، معارف اور حقائق پر پکے ہو جاؤ، تو اس سے بچ جاؤ گے"۔ اب اس بارے میں بھی اگر صحیح طور پر گہرائی میں جا کر غور نہیں کریں گے تو شیطان وسوسہ ڈالے گا، شبہ میں مبتلا کرے گا، کہے گا دیکھو تمہیں غلط طور پر روکا گیا ہے حالانکہ قرآن کریم میں اجازت ہے کہ حد سے آگے نہ نکلو۔ اگر مجبوری ہو تو سؤر کا گوشت کھا لو، اگر مجبور ہو جاؤ تو یہ کر سکتے ہو۔ تو شیطان وسوسہ پیدا کر سکتا ہے یہاں کہ کیونکہ تمہارے کاروبار کا سوال ہے، مجبوری ہے، تم اپنی شریعت کے مطابق خود تو نہیں کھا رہے، قانون تمہیں اجازت دیتا ہے یہاں ان مغربی ممالک میں کہ تم دوسروں کو کھلا سکتے ہو اس لئے بے شک یہ کاروبار کرو۔ تو یاد رکھیں کہ یہ سب شیطان کے وسوسے ہیں جو دلوں میں پیدا کرتا ہے۔ ایک برائی میں پھنسیں گے تو دوسری میں بھی پھنستے چلے جائیں گے، دھنستے چلے جائیں گے۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ جو لوگ یہ کاروبار کر رہے ہیں وہ اس کو ختم کریں۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ان کو مخاطب کر کے فرمایا: اے ابوہریرہ! تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کر، تُو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا۔ قناعت اختیار کر، تُو سب سے بڑا شکر گزار شمار ہوگا۔ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو تو صحیح مومن سمجھے جاؤ گے۔ جو تیرے پڑوس میں بستا ہے اس سے اچھے پڑوسیوں والا سلوک کرو تو سچے اور حقیقی مسلم کہلا سکو گے۔ کم ہنسا کرو کیونکہ بہت زیادہ قہقہے لگا کر ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع والتقویٰ)

تو فرمایا کہ پرہیزگاری اختیار کرو، اللہ سے ڈرو، اس کا خوف کرو اور اس کی اطاعت کرتے ہوئے عمل کرو۔ شیطان کے بہکاوے میں نہ آؤ۔ قناعت اختیار کرو، اگر قناعت ہوگی تو تھوڑے پر بھی انسان راضی ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ زیادہ کمانے کے شوق میں ناجائز ذرائع سے بھی کمانے لگ جاؤ۔ جس کی شریعت تمہیں اجازت نہیں دیتی وہ کام بھی تم کرنے لگ جاؤ۔ اور شکر گزاری بھی اسی میں ہے کہ قناعت کرو۔ اور شکر گزاروں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر صحیح طور پر شکر کرو گے تو تمہیں میں اور زیادہ دوں گا۔ تو اس وعدے کے تحت اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ شکر کرو میں تمہارے اموال میں بھی برکت دوں گا، تمہاری نسلوں میں بھی برکت دوں گا۔ اس لئے یہ وہم دل میں نہ لاؤ کہ یہ کاروبار ہم نے نہ کئے تو بھوکے مر جائیں گے خدانخواستہ۔ اللہ کی خاطر کوئی کام کرو اور اس پہ شکر کرو گے تو اور زیادہ ملے گا۔ اور پھر صحیح مومن کی نشانی یہ ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔ تو آپ خود تو یہ کہتے ہیں کہ ہم سؤر کا گوشت نہیں کھاتے، اس لئے نہیں کھاتے کہ اس میں فلاں فلاں ایسی باتیں ہیں جو انسان کے اخلاق پر اثر انداز ہوتی ہیں، یہ یہ نقص ہیں۔ لیکن دوسروں کو کھلانے کے لئے تیار ہیں۔ تو یہ تو مومنوں والی بات نہیں ہے۔ اور پھر آگے بتایا کہ پڑوسیوں سے نیک سلوک کرو اور آخر میں یہ کہ دنیا کی کھیل کود کی محفلوں میں اتنے نہ گم ہو جاؤ کہ خدا ہی یاد نہ رہے اور دل مردہ ہو جائے اور جب دل مردہ ہوتا ہے تو انسان اللہ تعالیٰ سے دور ہٹتا چلا جاتا ہے اور شیطان کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے۔ پھر وہی بات کہ اچھے برے کی تمیز ہی نہیں رہتی، اور یوں پھر انسان شیطان کے قبضے میں چلا جاتا ہے۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے ایک روایت ہے۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "حرام اور حلال اشیاء واضح ہیں اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو لوگ مشتبہات سے بچتے رہتے ہیں وہ اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو محفوظ کر لیتے ہیں۔ اور جو شخص شبہات میں گرفتار رہتا ہے بہت ممکن ہے کہ وہ حرام میں جا پھنسے یا کسی جرم کا ارتکاب کر بیٹھے۔ ایسے شخص کی مثال بالکل اس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ علاقے کے قریب قریب اپنے جانور چراتا ہے۔ بالکل ممکن ہے کہ اس کے جانور اس علاقے میں گھس جائیں۔ دیکھو ہر بادشاہ کا ایک محفوظ علاقہ ہوتا ہے جس میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا محفوظ علاقہ اس کے محارم ہیں"۔ یہاں بھی اب دیکھ لیں کہ بعض علاقے گورنمنٹس نے بنائے ہوتے ہیں، بعض جانوروں کے لئے بھی رکھے ہوتے ہیں، Sanctury بنائی ہوتی ہیں۔ "سنو! انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب تک وہ تندرست اور ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے اور اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے"۔

(بخاری کتاب الایمان، باب فضل استبر الدینہ۔ مسلم کتاب البیوع باب اخذالمال)

تو یاد رکھیں کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دی ہیں حدیث میں بڑا واضح طور پر بیان کر دیا کہ ان سے بچتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے اور اس کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں گے۔ اس لئے ایسے موقع پر ہمیشہ یہی یاد رکھنا چاہئے کہ اس میں دل سے ضرور فتویٰ لے لیا کریں۔ کیونکہ اگر ایمان کی تھوڑی سی بھی رمق ہے، تھوڑا سا بھی دل میں ایمان ہے تو دل میں ایک بے چینی پیدا رہے گی، کوئی بھی کام انسان کرنے لگے گا تو کسی بھی غلط کام کو کرنے سے پہلے کئی سوال اٹھیں گے۔ اس۔ اگر نیکی ہے تو یقیناً آپ اس کام کو چھوڑ دیں گے اور اگر شیطان غالب آ گیا تو پھر اچھے برے کی تمیز جیسا کہ میں نے کہا نہیں رہتی۔ پھر آپ کرتے چلے جائیں گے۔

پھر ایک اور روایت آئی ہے حضرت وابصہ بن معبدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: "کیا تم نیکی کے متعلق پوچھنے آئے ہو۔ میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا کہ اپنے دل سے پوچھ۔ نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل اور تیرا جی مطمئن ہو۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تیرے لئے اضطراب کا موجب بنے اگرچہ لوگ تجھے اس کے جواز کا فتویٰ دیں اور اسے درست کہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر4 صفحہ 227-228 مطبوعہ بیروت)

تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا اس حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ پہلے تصدیق کر لینی چاہئے اپنے دل سے پوچھ لینا چاہئے، غور کرنا چاہئے۔ بہت سے ایسے مسائل ہیں، بہت سی ایسی برائیاں ہیں۔ جن کا انسان اگر اپنے دل سے فتویٰ لے، اپنے سامنے ان کو رکھے، خالی الذہن ہو کر فتویٰ لے تو خود ہی بہت سی برائیوں سے بچا جا سکتا ہے۔ کسی اور کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔

ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے اور تیری اس کمزوری سے وہ واقف ہوں۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ باب تفسیر البر والاثم)

تو اس حدیث میں بھی یہی تلقین ہے کہ اپنا محاسبہ کرو، اپنے دل سے پوچھو۔ اور بہت سی باتیں تو فوراً سامنے آ جاتی ہیں، بہت سی برائیوں سے انسان صرف یہ سوچ کر ہی بچ جاتا ہے کہ اگر یہ لوگوں کو پتہ چل گیا تو لوگ کیا کہیں گے میری بدنامی ہوگی، میرے گھر والوں کی بدنامی ہوگی۔ میرے خاندان کی بدنامی ہوگی، تو بات وہی ہے کہ اگر دل میں نیکی ہے تو اپنے دل سے زیادہ اچھا فتویٰ کہیں سے نہیں مل سکتا۔ اور اگر کسی بات کا علم نہیں تو اس بارے میں پوچھا بھی جا سکتا ہے اور پوچھنا چاہئے تا کہ اچھے برے کی تمیز بھی پتہ لگے، جن کو علم ہو ان سے جا کے پوچھنا چاہئے۔

حضرت سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، پنیر اور جنگلی گدھے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور حرام وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے۔ اور وہ اشیاء جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کچھ نہیں فرمایا وہ ایسی اشیاء ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے درگزر فرمایا ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمہ باب اُکل الجبن والسمن)

تو یہاں بڑا واضح طور پر بتا دیا لیکن جن کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا وہاں بھی جب انسان کے تقویٰ کے معیار بڑھتے ہیں تو پھر ایک مومن کا رجحان اسی طرف ہوتا ہے کہ جو واضح حلال ہے اور کسی قسم کا بھی جس میں اشتباہ نہیں ہے وہی استعمال کیا جائے اور جہاں بھی کسی قسم کا شبہ پیدا ہو تو اس سے بچنے کی مومن ہمیشہ کوشش کرتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ احمدیوں کو جنہوں نے تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں محتاط راستہ ہی

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

Nayaab Travel Fernreisen

احمدی احباب کے لئے ڈسلڈورف میں دنیا بھر کے خوشگوار سفر اور کم قیمت ٹکٹوں کے لئے ایک ہی نام۔ نایاب ٹریول۔

مزید معلومات اور فوری بکنگ کے لئے بی۔ بیگ سے رابطہ کریں

Tel: 00 49 - 211 - 2205611 Fax: 00 49 - 211 - 220 5613

e-mail: nayaab@web.de

Pionier Str. 15 40215 - Dusseldorf (Germany)

تمام احمدی احباب کو جو جلسہ سالانہ پر تشریف لا رہے ہیں جلسہ کی مبارکباد

آپ کے لئے خوش خبری ہے کہ

ساؤتھ ہال میں ہمارے کسی بھی ریسٹورنٹ میں تشریف لا کر حلال کھانوں سے لطف اندوز ہوں

چوہدری تندوری ریسٹورنٹ، جلیبی جنکشن یا ایکس ایف سی میں احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت

چوھدری تندوری ریسٹورنٹ

163 The Broadway Southall - London

اختیار کرنا چاہئے۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اچھی طرح یاد ہے کہ شک میں ڈالنے والی باتوں کو چھوڑ دو۔ شک سے مبرّا یقین کو اختیار کرو کیونکہ یقین بخش سچائی اطمینان کا باعث ہے۔ اور جھوٹ اضطراب اور پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔

(بخاری کتاب البیوع باب تفسیر الشبہات)

تو اس میں یہ واضح کر دیا جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا ہے کہ بہتر یہی ہے کہ شک والی بات سے بچو۔ کیونکہ اگر تم حقیقی خوشی چاہتے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر کام کرنے کی کوشش کرو اس سے تم بہت ساری اور بیماریوں اور پریشانیوں سے بھی بچ جاؤ گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ: ’’وسوسوں کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ پر جب تک انسان اس کے شر سے بچا رہے یعنی ان کو اپنے دل میں جگہ نہ دے اور ان پر قائم نہ ہو، تب تک کوئی حرج نہیں۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کی کہ میرے دل میں برے برے خیالات پیدا ہوتے ہیں، کیا میں ان کے سبب سے گناہگار ہوں۔ فرمایا فقط برے خیال کا اٹھنا اور گزر جانا تم کو گناہگار نہیں کرتا۔ یہ شیطان کا ایک وسوسہ ہے۔ جیسا کہ بعض انسان جو شیطان کی طرح ہوتے ہیں لوگوں کے دلوں میں برے خیالات ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، پس فقط ان کی بات سننے سے اور رد کر دینے سے کوئی گناہگار نہیں ہو سکتا۔ ہاں وہ گناہگار ہوتا ہے جو ان کی بات کو مان لیتا اور اس پر عمل کر لیتا ہے۔

(حقائق الفرقان جلد نمبر 4 صفحہ580)

تو بہت ساری ایسی باتیں زندگی میں ہیں، انسان کو پیش آتی ہیں جہاں شیطان ہر وقت وسوسے دل میں ڈالتا رہتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کے علاوہ پھر مذہب کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں: پھر اور باتیں ہو جاتی ہیں: تو اگر شیطان کی باتیں مان لیں پھر تو گناہگار ہو گئے۔ اگر انسان شیطان سے لڑتا رہے اور نیت ہو کہ میں نے اس کی بات نہیں ماننی تو اگر برے خیال آتے بھی ہیں تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا، اگر عمل کریں تو جیسا کہ اس حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک چراگاہ ہے، ایک رکھ ہے جس میں جانا منع ہے تو وہاں قدم رکھ لیا تو پھر نقصان اٹھائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ جو چاہے سلوک کرے۔

انسانی وسوسوں اور شیطانی حملوں سے بچنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی نصیحت فرمائی۔ حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ قرآن کی آخری تین سورتیں یعنی سورۃ اخلاص، فلَق اور النّاس رات کو سوتے وقت پڑھ کر سویا کرو۔ ان جیسی کوئی چیز نہیں جس سے پناہ مانگی جائے۔ (نسائی)

آج کل جب دجال کا دور دورہ ہے۔ معاشرے میں ہر چیز ایک دوسرے میں خلط ملط ہو چکی ہے تو ہر احمدی کو یہ تینوں سورتیں ضرور پڑھ کر کے سونا چاہئے۔ شیطان کے حملے کے بھی مختلف طریقے ہو چکے ہیں تو اس لحاظ سے جس حد تک بچا جا سکتا ہے بچنا چاہئے۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی بیمار ہوتے تو آخری دو سورتیں پڑھ کر ہاتھوں میں پھونک کر جسم پر مل لیتے۔ جب آخری بیماری شدید ہوئی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر آپؐ کے بدن پر مل دیتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس سلسلے میں لکھا ہے کہ: اس سورۃ شریفہ کے شان نزول کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آج کی رات مجھ پر اس قسم کی آیات نازل ہوئیں۔ (یعنی سورۃ الناس کے بارے میں) کہ ان جیسی میں نے کبھی نہیں دیکھیں۔ وہ مُعَوِّذَتَیْن ہیں۔ ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جن وانس کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے مگر جب مُعَوِّذَتَیْن نازل ہوئیں تو آپؐ نے اور طرح اس امر سے متعلق دعا کرنا چھوڑ دیا اور ہمیشہ ان الفاظ میں دعا مانگتے تھے۔ پھر آگے حضرت عائشہؓ کی وہی حدیث Quote کی ہوئی ہے کہ رسول اللہؐ جب بیمار ہوا کرتے تو ان دو سورتوں کا دم کیا کرتے تھے۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ 9/ جنوری 1912ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی راہوں پر چلائے جو حقیقت میں اس کی طرف لے جانے والی راہیں ہیں۔ ہر قسم کے شک وشبہ سے بالا ہو کر ہم اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ شیطان کے ہر وسوسے کو رد کرنے والے ہوں اور دل سے نکالنے والے بن جائیں اور یاد رکھیں کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس کا فضل مانگتے رہنا چاہئے۔ اس کے آگے جھکے رہیں۔ شیطان کے ہر حملے سے اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کرتے رہیں۔ تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بندہ اگر ایک قدم اس کی طرف آتا ہے تو وہ کئی قدم اس کی طرف آتا ہے اور اگر وہ چل کے آتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر آتا ہے تو ہمیشہ ہم ان بندوں میں شامل رہیں جن کی طرف خدا تعالیٰ دوڑ کر آتا ہو۔ اور کبھی ان راستوں پر نہ جائیں جو خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والے ہوں اور شیطان کی طرف لے جانے والے راستے ہوں۔

اب میں کینیڈا کے سفر کا بھی تھوڑا سا مختصر حال بتا دیتا ہوں۔ مختلف جگہوں سے بڑی تعداد میں لوگوں کی کینیڈا کے سفر کی کامیابی کے خطوط آتے رہے اور آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ہے اور احسان ہے کہ اس نے اس سفر میں اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھائے۔ اللہ تعالیٰ کے بھی فضل دکھانے کے عجیب نرالے طریقے ہیں۔ انسان جو زیادہ سے زیادہ سوچ سکتا ہے اس سے بھی بڑھ کر وہ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا اور امریکہ کی جماعت کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد سے دل لبریز ہو جاتا ہے۔ وہاں ٹورانٹو میں دو جگہ احمدی آبادی ہے۔ جہاں زیادہ بڑی آبادی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکٹھی جگہ میں تمام احمدی آباد ہیں۔ اور اس کا بڑا اچھا اثر ہے علاقے کے لوگوں پر بھی اور افسران پر بھی، میئر وغیرہ پر بھی اور لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ جہاں ہماری مسجد ہے بیت الاسلام بڑی مسجد ہے اس جگہ کا نام پیس ولیج (Peace Village) ہے۔ احمدیہ پیس ولیج اور جہاں شاید تقریباً 300 سے اوپر ہی احمدی گھر آباد ہیں۔ ماشاء اللہ بڑے مخلص، اخلاص میں ڈوبے ہوئے۔ اور یہ بھی بڑی خوشی کی بات ہے، میں نے پتہ کیا ہے، وہاں عام حالات میں بھی مسجد میں حاضری بڑی اچھی خاصی ہوتی ہے، لوگ بڑی تعداد میں نمازوں پہ آتے ہیں۔ اور پانچوں نمازوں میں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایمان اور اخلاص میں مزید بڑھاتا چلا جائے۔

وہاں جا کر یوں احساس ہوتا ہے کہ جیسے اپنے ہی شہر میں آ گئے ہیں۔ اور کوئی آبادی ارد گرد نہیں تمام احمدی ہیں۔ بلکہ ایک چھوٹے ربوہ کا احساس ہوتا ہے۔ بڑی سڑک جہاں سے داخل ہوتے ہیں کونسل نے اس کا نام احمدیہ ایوینیو رکھا ہوا ہے۔ پھر اندر کئی سڑکیں جاتی ہیں جو خلفاء کے نام پر ہیں۔ یعنی نور سٹریٹ ہے۔ بشیر سٹریٹ ہے، ناصر سٹریٹ، طاہر سٹریٹ پھر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نام پر بھی کچھ گلیوں کے نام ہیں۔ ماشاء اللہ پورے علاقے میں ایک احمدی ماحول ہے۔

دو ہفتے مسلسل صبح سے شام تک چہل پہل رہی، رونق رہی جلسے کی وجہ سے۔ گھروں میں چراغاں بھی رہا۔ اور جماعت کا بھی یہاں ایک بہت وسیع رقبہ ہے مسجد کے ساتھ شاید 150 ایکڑ کے قریب ہے جہاں آئندہ مستقبل میں انشاء اللہ مختلف جماعتی عمارات بنیں گی۔ کچھ ہال بنیں گے اور لنگر خانہ وغیرہ انشاء اللہ تعالیٰ، کافی بڑے منصوبے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو مکمل کرنے کی توفیق دے بہر حال اتنے دن جو بھی دو ہفتے گزرے لوگوں کا ایک عجیب نمونہ تھا۔ یوں لگتا تھا بعض لوگ تو گھروں میں جاتے ہی نہیں کیونکہ جب بھی باہر نکلو بچے، عورتیں اور بوڑھے سڑکوں پر کھڑے ہوتے تھے۔

ایک بات اور جو مجھے وہاں کی بڑی اچھی لگی کہ باوجود اتنے رش کے، مہمان بھی لوگوں کے گھروں میں بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ بعض جگہ تو کمرے چھوٹے پڑ گئے، لوگ میٹرسیں (Mattresses) لے کے اپنے گھر خالی کر کے ایک کمرے میں چلے گئے اور سارا گھر مہمانوں کو دے دیا۔ لیکن اس کے باوجود سڑکوں پر اور ان کے گھروں کے سامنے جو چھوٹے لان تھے ان میں صفائی بڑی اچھی طرح ہوئی تھی۔ اور نظر آ رہے تھے کہ یہ لان مستقل Maintain کئے جاتے ہیں۔ بڑی اچھی طرح سنبھالے ہوتے تھے پھولوں کی کیاریاں تھیں۔ گھاس اچھی طرح کٹا ہوا تھا اور تقریباً کیا بلکہ سو فیصد ہر گھر کا یہ حال تھا۔ تو یہاں میں پہلے ہی احمدی گھروں کو صفائی کے ضمن میں توجہ دلا چکا ہوں، کہ اپنے گھروں کے سامنے جو صحن ہیں لان ہیں چھوٹے سے، گھاس وغیرہ کی جگہ ہے یا پھولوں کے بیڈز ہیں ان کو اچھی طرح Maintain کریں۔

دوسری جگہ ایک احمدی آبادی ہے جہاں ملٹی سٹوری بلڈنگ ہے۔ احمدیہ ابوڈ آف پیس (Ahmadiyya Abode of peace) شاید یہ بھی پندرہ سولہ منزلہ عمارت ہے۔ یہاں بھی جماعت کی بہت بڑی تعداد ہے ماشاء اللہ۔ اور یہاں نیچے پہلی منزل میں نماز کے لئے ایک ہال بھی بنایا ہوا ہے جہاں پانچوں نمازیں ہوتی ہیں۔ میں اس بلڈنگ میں تقریباً دو گھنٹے رہا ہوں اور اتنا عرصہ اکثر لوگ اور بچیاں عمارت کے باہر کھڑے رہے اور نظمیں وغیرہ پڑھتے رہے۔ عجیب اخلاص کے نمونے تھے۔ اور کوئی تھکاوٹ ان کے چہروں پر نہیں تھی، کوئی آثار نہیں تھے۔ تو یہ امتیاز بھی صرف اس وقت اس زمانے میں صرف احمدی کو

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 8553-3611

حاصل ہے۔

پھر وہاں کے کچھ اور چھوٹے چھوٹے قصبے ہیں، شہر ہیں، مثلاً ہملٹن ، مسی ساگا، اور پھر ٹورنٹو میں ایک جگہ ایسٹ ٹورانٹو کی آبادی ہے، جہاں مساجد وغیرہ وہاں بھی دیکھنے گیا بڑی تعداد میں، بڑے اخلاص سے لوگ وہاں اکٹھے ہوئے ہوئے تھے۔ پھر کیتھرین ایک جگہ ہے نیاگرا فال کے قریب تو یہاں تقریباً پونے دو ایکڑ کا ایک پلاٹ جماعت نے خریدا ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک بڑی نئی ہائی وے بنی ہے۔ تو بڑی اچھی جگہ ہے، اچھی لوکیشن ہے اور ہمارا جو قطعہ زمین ہے زمین سے اونچا بھی کافی ہے۔ اس وقت تو وہاں ایک چھوٹا سا مکان ہی ہے لیکن انشاء اللہ یہاں مسجد بنے گی تو یہاں بھی ہائے وے سے وہ خوبصورت مسجد نظر آیا کرے گی۔ اور اسلام کے امن پسند ہونے کی اس علاقے میں انشاء اللہ ایک عملی تصویر نظر آئے گی۔ تو جلسے پر تو جیسا کہ سب سن چکے ہیں ان کے لحاظ سے غیر معمولی حاضری تھی، تقریباً 21 ہزار سے زائد، اور وہاں کی زیادہ سے زیادہ حاضری جو کبھی کسی جلسے میں ہوئی ہے اس سے قریباً 8، 9 ہزار زیادہ تھی۔ لیکن انتظامات ایسے اعلیٰ تھے کہ کوئی ہنگامہ کسی قسم کا نہیں ہوا۔ کھانے وغیرہ پہ بعض دفعہ بدمزگیاں ہوتی ہیں، وہاں بھی بڑے آرام سے، سہولت سے، ہر ایک کھانا لے کر چلا گیا۔ وجہ اس کی یہ ہے جو مجھے بڑی اچھی لگی ہے کہ 18، 20 ہزار آدمی جو تھا وہ قریباً 20، 25 منٹ میں کھانا لے کر فارغ ہو جاتا تھا۔ اور انہوں پہلے ہی یہ انتظام کیا ہوتا تھا کہ چھوٹے پیک لے کے ان میں کھانا ڈال کے رکھتے ہیں لیکن ہر آدمی کے لحاظ سے مناسب مقدار میں یعنی ایک نارمل آدمی جتنا کھا سکتا ہے اتنا رکھ دیتے ہیں۔ اور اس کے ڈبے پڑے ہوتے ہیں ہر کوئی آتا ہے اور اپنا پیک اٹھا کے لے جاتا ہے۔ اور اگر کسی کو زائد بھوک ہو تو زائد لے گیا۔ اس سے یہ ہے کہ بڑے آرام سے، بڑے تھوڑے وقت میں کھانا کھایا جاتا ہے اور لوگ بھگت جاتے ہیں۔

اور اس دفعہ وہاں اس جلسہ میں تقریباً 31 ملکوں کی نمائندگی ہوگئی اور امریکہ سے بھی تقریباً چار ہزار کے قریب احمدی مرد وزن، بچے وغیرہ وہاں آئے ہوئے تھے اور امریکہ والے کہتے ہیں کہ ہماری جو تعداد جلسے پر ہوتی ہے شاید اس سے سو دو سو زائد ہی ہوں جو کینیڈا آ گئے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی طرف سے بھی بہت بڑی حاضری تھی۔ بڑے اخلاص و وفا کا تعلق دکھایا اور وہاں شامل ہوئے۔ تو بہر حال انتظامی لحاظ سے بھی بہت اچھا انتظام تھا اور اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو اور انتظامیہ کو جزا دے جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی۔ جلسہ گاہ میں انتظامات اور ڈسپلن بھی ماشاء اللہ بہت اچھا تھا۔ تمام لوگ جو بیٹھے ہوئے تھے اور جلسہ سنتے تھے اور بڑی سنجیدگی سے ماشاء اللہ سب نے جلسہ سنا اور یہی مقصد ہوتا ہے ان جلسوں پر آنے کا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی جزا دے اور انہیں بھی۔ اور دنیا میں ہر جگہ ہر احمدی کو احمدیت کا جھنڈا بلند رکھنے کی توفیق دے ۔ بہت سے غیر جن میں مختلف نگاہ سے تعلق رکھنے والے دوست بھی تھے جن کی تعداد شاید ڈیڑھ ہزار کے قریب تھی ان کا یہ اندازہ تھا جو انہوں نے مجھے بتایا۔ پھر ان میں اعلیٰ سرکاری افسران بھی تھے اور بعض وزراء بھی تھے۔ اور تمام لوگ جو جلسہ کے بعد مجھے ملے انہوں نے برملا اس بات کا اعتراف کیا اور تعریف کی کہ ہم نے کبھی زندگی میں اتنے بڑے مجمع کو اتنا منظّم نہیں دیکھا۔ یہ پہلی دفعہ آئے تھے لیکن بار بار اس بات کا ذکر کرتے تھے۔ ایک وزیر نے تو یہ بھی کہا کہ دو باتوں نے مجھے بڑا حیران کیا ہے۔ کہ اتنا بڑا مجمع اور اتنا ڈسپلن زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ دوسرے اتنے زیادہ لوگ اور سب کا ایک جیسا تمہارے سے تعلق جو ان کے چہروں سے نظر آتا تھا یہ بھی پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اور بھی اس طرح کے مختلف تبصرے تھے۔ بہر حال یہ تو تھے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے کہ غیروں کو بھی نظر آ رہے تھے۔ بلکہ ان کو جو مذہب سے اتنی دلچسپی نہیں رکھتے۔ لیکن اگر نظر نہیں آتے تھے تو ہمارے ان نام نہاد پاکستانی علماء کو نظر نہیں آتے جو اور تو کچھ نہیں کہہ سکتے ہر دوسرے چوتھے دن یہ بیان ضرور اخباروں میں چھپا دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ختم ہوئی کہ اب ختم ہوئی اور ان میں پھوٹ پڑ گئی ہے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے والے ہیں۔ اصل میں تو ان لوگوں پر شیطان کا قبضہ ہو چکا ہے، ان کی دین کی آنکھ تو رہی نہیں اس لئے اس کے علاوہ اور کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔ بہر حال یہ لوگ جتنی مرضی چاہیں افواہیں پھیلا لیں یہ سلسلہ انشاء اللہ تعالیٰ چلے گا، پھولے گا اور بڑھے گا اور بڑھ رہا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اب دنیا کی کوئی طاقت نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے اس سلسلے کو بڑھنے سے روک سکے۔ اگر ٹکڑے ٹکڑے ہونا مقدر ہے اور یقیناً ہے تو ان علماء کا جو مسلم امّہ کو غلط راستے پر چلا رہے ہیں۔

پس یہ بھی ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم احمدی ، عام مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی سیدھے راستہ پر لائے اور ان نام نہاد علماء کے چنگل سے انہیں نجات دلائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

نغمۂ نشان صداقت

(حضرت مسیح الموعود علیہ السلام)

رسمِ تسلیم کی محتاج صداقت کب ہے صبح کو روکنے کی دنیا میں طاقت کب ہے

کالے پودے چُنیدہ زمیں پر لگے
وقت پر اپنے گہنا گیا آسماں
منتظر تھے سبھی جس کے وہ آ چُکا
کم نظر بے بصر پوچھتے ہی رہے
آئے گا ، آئے گا کب مسیح الزماں؟

دل کے رشتے دلائل نہیں مانگتے
نکہت یار کی اپنی پہچان ہے
راحت عشق جن کو میسّر نہ ہو
جلوۂ یار کی اُن کو حسرت کہاں؟
منتظر تھے سبھی جس کے وہ آ چُکا
کم نظر بے بصر پوچھتے ہی رہے
آئے گا ، آئے گا کب مسیح الزماں؟

یہ زلازل ، یہ طوفاں یہ دیوانگی
خون بہتا ہوا لوگ مرتے ہوئے
شور قرب قیامت کہ تھمتا نہیں
اور فضا کر رہی ہے یہ کب سے بیاں
منتظر تھے سبھی جس کے وہ آ چُکا
کم نظر بے بصر پوچھتے ہی رہے
آئے گا ، آئے گا کب مسیح الزماں؟

جن کی فطرت میں نور سعادت نہیں
آسمانوں کو زینے لگاتے رہیں
آسماں سے کوئی اب نہیں آئے گا
چاہے سجدوں میں گھس جائیں پیشانیاں
منتظر تھے سبھی جس کے وہ آ چُکا
کم نظر بے بصر پوچھتے ہی رہے
آئے گا ، آئے گا کب مسیح الزماں؟

مومنوں کو خلافت کی نعمت ملے
لوح محفوظ پر کب سے مرقوم تھا
راستی کی تڑپ جن کے سینوں میں ہو
یہ کھُلا بھید ہوتا ہے اُن پر عیاں
منتظر تھے سبھی جس کے وہ ۔ آ چُکا
کم نظر بے بصر پوچھتے ہی رہے
آئے گا ، آئے گا کب مسیح الزماں؟
وہ مسیح الزماں وہ امام الزماں

جمیل الرحمٰن (ہالینڈ)

(پس نوشت ۔ اس گیت میں کالے پودوں اور آسمان کے گہنائے جانے سے طاعون اور کسوف وخسوف کے نشان مراد ہیں، جو امام الزمان کے دعاوی پر بطور گواہ ظاہر ہوئے)

بقیہ رپورٹ: حضور انور کا دورہ کینیڈا
از صفحہ نمبر ۱۲

لئے آپ جامعہ احمدیہ کی تاریخ میں اہم کردار ادا کرنے والے ہیں ۔ جب آپ (تربیت پا کر اور تعلیم مکمل کرکے) فیلڈ میں جائیں گے تو بھی دنیا کی نظر آپ پر رہے گی کہ آپ پہلی کلاس کے مبلغین ہیں ۔اس لحاظ سے آپ اپنی ٹریننگ کریں کہ ہم اس فوج میں شامل ہیں جس نے یہ عہد کیا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اسلام کی جس خوبصورت تعلیم سے ہمیں روشناس کرایا ہے اور جسے دنیا بھول چکی تھی ہم نے ساری دنیا کو اس تعلیم سے روشناس کرانا ہے۔علمی لحاظ سے تو کرنا ہی ہے، اخلاقی لحاظ سے بھی اپنا معیار بلند کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان ملکوں میں آزادی کی فضا ہے۔ جوانی کی عمر میں کسی نہ کسی قسم کی Temptation (بدی کی طرف میلان) ہو جاتی ہے، آپ نے اس سے بچنا ہے۔آپ نے استغفار اور اللہ تعالیٰ کی عبادت پر زور دینا ہے۔نوجوانی کی عبادت ہی اعلیٰ درجہ کی عبادت ہوتی ہے ۔ تہجد کی عادت ڈالیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قادیان میں جب مدرسہ احمدیہ شروع ہوا تو ایک دفعہ رپورٹ ہوئی کہ مدرسہ میں طلباء نماز کے لئے نہیں اٹھتے ۔ چونکہ مجلس میں ذکر ہوا تھا اس لئے ناظر صاحب تعلیم نے کہا کہ مَیں صبح چیک کرنے آؤں گا ۔ جو طالبعلم جاگ رہا ہوگا اور جان بوجھ کر نہیں اٹھ رہا ہوگا اس کا پتہ چل جائے گا۔ کیونکہ جو شخص سویا ہوا ہو اس کے پاؤں کا انگوٹھا ہل رہا ہوتا ہے۔ وہ اگلی صبح گئے تو کئی طلباء کے انگوٹھے ہل رہے تھے۔ آپ کے انگوٹھے تو نہیں ہلنے چاہئیں۔ اگر نماز میں ذوق پیدا ہوجائے تو پھر دوسری باتوں کی طرف سے توجہ ہٹ جاتی ہے۔

پھر قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے ہونی چاہئے۔آپ ابھی سے قرآن کریم پر غور اور تدبر کرنے کی عادت بنالیں۔ایسے نکات نکالیں جو نئے ہوں۔ سکول میں آپ نے سائنس پڑھی ہے اس کی روشنی میں دیکھیں کہ ہم نے اسلام کی تشریح کیسے کرنی ہے۔مگر ایسا ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کے دئے ہوئے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے کرنا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔نصاب کے طور پر تو آپ کچھ کتابیں پڑھتے ہی ہیں، نصاب کی کتب کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی دوسری کتب بھی پڑھنی چاہئیں ۔آپ یہ نہ سمجھیں کہ مطالعہ ختم ہو جاتا ہے، یہ تو ہمیشہ زندگی بھر جاری رہتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ تو علمی Activities تھیں۔ گیمز (Games) کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ یہ نہیں کہ صرف مذہبی تعلیم حاصل کرنے والے کی سنجیدہ شکل ہی بن جائے۔جب Game کا وقت آئے تو پورا وقت اسے دیں۔تھکاوٹ وغیرہ کے بہانے سے اسے ترک نہ کریں۔ویسے آپ کی صحتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہیں ۔یاد رکھیں دین کی خدمت کے لئے صحت ضروری ہے ۔ اس لئے Games اور Exercise کریں۔اس لئے نہیں کہ جامعہ نے کہا ہے بلکہ اپنی خوشی سے کریں۔ اساتذہ کی آپ نے تعریف کی ہے، یاد رکھیں کہ استاد کی عزت بہت ضروری ہے۔کسی سے ایک لفظ بھی پڑھا ہو تو وہ استاد بن جاتا ہے۔ یہ چند بنیادی چیزیں ہیں۔اللہ تعالیٰ سے لَو لگائیں ۔قرآن اور حدیث اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔ اپنی صحت کا خیال رکھیں اور اساتذہ کی عزت کریں۔آپ اگلی کلاسوں کے لئے نمونہ ہیں ۔یہ نہ ہو کہ جماعت کی بدنامی کا باعث بنیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ حقیقی رنگ میں اسلام کے مبلغ اور حضرت مسیح موعودؑ کی فوج کے ایسے سپاہی بنیں گے جو مثالی رنگ رکھتے ہوں۔

اس کے بعد حضور نے دعا کرائی ۔دعا کے بعد حضور انور نے جامعہ کے طلباء کو مصافحہ کا شرف بخشا اور ان میں قلم تقسیم فرمائے ۔ پھر سٹاف سے مختصر میٹنگ ہوئی ۔ پھر حضور انور لابی میں تشریف لائے ۔دونوں جماعتوں (مسی ساگا اور مالٹن) کی مجالس عاملہ کے ساتھ حضور انور نے تصاویر کھنچوائیں۔اس کے بعد کیفے ٹیریا میں حضور انور اور مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی ۔اس کے بعد عمارت کے مین Entrance کے سامنے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء اور اساتذہ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر کھنچوائیں۔ حضور نے ایک تصویر جامعہ کے طلباء کے ساتھ علیحدہ بھی کھنچوائی ۔اس کے بعد حضور انور نے جامعہ احمدیہ کے بیرونی احاطہ میں ایک پودا لگایا اور دعا کروائی۔

11:30 بجے حضور انور جماعت بریمپٹن (Brampton) میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے خریدی گئی جگہ دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ 12 بجے حضور بریمپٹن پہنچے ۔مقامی جماعت کے صدر مکرم جمیل احمد سعید صاحب اور نائب صدر مکرم مرزا مبارک احمد صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا۔اس کے بعد حضور انور نے قطار میں کھڑے اراکین مجلس عاملہ بریمپٹن جماعت کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور خواتین کی طرف تشریف لائے تو خواتین اور بچیوں نے استقبالیہ نغموں اور نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا ۔ سامنے واقفات نو بچیوں کا گروپ نظمیں پڑھ رہا تھا۔ بچیوں نے نہایت خوبصورت یونیفارم پہنا ہوا تھا۔ حضور انور نے بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے اور واقفات نو کو چاکلیٹ کے علاوہ قلم بھی اپنے دست مبارک سے عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور مردوں کی مارکی کی طرف تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر سے حضور انور کا استقبال کیا۔ واقفین نو بچے قطار میں کھڑے استقبالیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔حضور ان کی طرف تشریف لائے اور چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے ۔ اس کے بعد حضور انور نے یہاں تعمیر ہونے والی مسجد کے نقشہ جات ملاحظہ فرمائے اور منصوبہ کی کامیاب تکمیل اور اس کے مبارک ہونے کے لئے دعا کرائی۔ اس کے بعد عاملہ کے ممبران نے حضور انور احمدیہ دارالسلام (احمدیہ ابوڈ آف پیس) (Ahmadiyya Abode of Peace) کے لئے روانہ ہوئے اور ایک بجے کے قریب وہاں پہنچے۔

'احمدیہ ابوڈ آف پیس' جماعت کینیڈا کا ایک رہائشی منصوبہ ہے جو 1993ء میں صوبہ اونٹاریو کی حکومت کے اشتراک سے مکمل ہوا۔ اس میں 166 اپارٹمنٹ ہیں۔ یہ چودہ منزلہ مخروطی شکل کی خوبصورت عمارت ہے جو دور سے اپنی سبز چھت کے ساتھ بہت بھلی دکھائی دیتی ہے۔ اس بلڈنگ میں ڈیڑھ سو کے قریب احمدی خاندان مقیم ہیں۔اس علاقہ میں دو جماعتیں ہیں جو اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد قائم ہوئی ہیں۔ ویسٹن ساؤتھ (Weston South) اور ویسٹن نارتھ (Weston North)۔خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دونوں کینیڈا کی بڑی مستعد جماعتوں میں شمار ہوتی ہیں۔

حضور انور احمدیہ دارالسلام کے سامنے پہنچے تو مکرم سکندر حیات مجوکہ صاحب صدر ویسٹن ساؤتھ اور محمد یوسف صاحب صدر ویسٹن نارتھ نے حضور کا استقبال کیا۔صدر دروازے کے دونوں طرف کھڑے احباب وخواتین کی ایک کثیر تعداد نے اور بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ نغمے گا کر اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کے حضور انور کا استقبال کیا۔اس چودہ منزلہ عمارت کے اپارٹمنٹ کی بالکونیوں میں کھڑی احمدی فیملیاں ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کا استقبال کر رہی تھیں ۔بڑا روح پرور منظر تھا۔ جہاں تک نظر دوڑائیں ہر طرف سے السلام علیکم حضور، اھلاً وسھلاً ومرحبا کی آوازیں آ رہی تھیں۔ حضور انور ان کے سامنے سے گزرتے ہوئے بلڈنگ کی لابی میں تشریف لائے ۔لابی کی شمالی دیوار پر خوبصورت عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام لکھا گیا تھا:

امن است در مکان محبت سرائے ما

نیچے انگریزی اور فرانسیسی میں جو کینیڈا کی دوسری سرکاری زبان ہے اس الہام کا ترجمہ لکھا گیا تھا۔

Peace reigns in our abode of Love

Paix en notre havre d' amour

حضور انور بلڈنگ کے Multy Purpose Hall میں تشریف لائے جسے مرکز نماز کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ دونوں جماعتوں کی مجالس عاملہ کے ساتھ حضور انور نے ازراہ شفقت تصویر کھنچوائی ۔اس کے بعد 'احمدیہ ابوڈ آف پیس'' کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی درخواست پر حضور انور نے لابی کی شمالی دیوار کے سامنے تصویر کھنچوانی منظور فرمائی جس کے اوپر حضرت مسیح موعودؑ کا الہام لکھا گیا ہے۔

اس کے بعد حضور انور مع اراکین قافلہ حضرت صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ بنت حضرت مصلح موعودؓ کی رہائشگاہ پر لفٹ کے ذریعہ تشریف لے گئے ۔ حضرت صاحبزادی صاحبہ نے حضور انور اور قافلہ کے لئے کھانے کا انتظام کیا تھا ۔اراکین قافلہ کے لئے ساتھ والے اپارٹمنٹ جس میں مکرم مولانا مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل جامعہ احمدیہ مقیم ہیں میں انتظام کیا گیا تھا ۔کھانے سے فراغت کے بعد حضور انور ازراہ شفقت مبارک احمد صاحب نذیر کے اپارٹمنٹ میں تشریف لائے اور دیگر اہل خانہ کو شرف ملاقات بخشا۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے آٹھویں منزل پر محترم سید طارق احمد صاحب کے ہاں تشریف لے گئے اور چائے نوش فرمائی۔

جب حضور انور سید طارق شاہ صاحب کے گھر سے رخصت ہوکر باہر تشریف لائے تو سیڑھیوں والے دروازہ میں وینکوور سے آئے ہوئے چند مہمان بچے اور بچیاں دیدار آقا کے منتظر تھے ۔آپ نے ان سے چند باتیں کیں اور انہیں چاکلیٹ عنایت فرمائے۔ اسی طرح آٹھویں منزل پر اپنے اپنے گھروں کے دروازوں میں کھڑے دیگر خاندانوں سے ملتے اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم کرتے ہوئے جب مکرم عدنان وحید صاحب داماد مکرم محمد حلمی الشافعی مرحوم کے دروازہ پر پہنچے تو ان کی اہلیہ کی درخواست پر ان کے گھر تشریف لے گئے ۔اسی اثنا میں مکرم شمس الحق طیب صاحب شہید

KENWRIGHT & LYNCH SOLICITORS
& COMMISSIONERS FOR OATHS

Our legal advice includes:

Immigration, Asylum , Nationality ,Work Permits, Business Visas, ECO matters & Appeals, Conveyancing, Landlord & Tenants, Family & Ancillary matters, Employment .

Contact:

Muzaffar Mansoor, Solicitor & Expert Witness Asylum Cases

Robyn Lynch, Martin Chambers Solicitors.

2 Mitcham Road Tooting Broadway London SW17 0TF

Tel: 020 8767 1211 Fax: 020 8672 0486.

Freephone: 0800 716929

Email: Kenwrightlynch@legaleys.fsnet.co.uk

LEGAL AID FRANCHISE

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

احمدیت کی فیملی نے بھی جو بالمقابل گھر میں مقیم ہے عدنان وحید صاحب کے گھر جا کر حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

یہاں سے فارغ ہو کر حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا مکرم ہادی علی چوہدری صاحب کی درخواست پر ان کے اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

پونے تین بجے کے قریب حضور انور بلڈنگ سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت، خواتین، بچے اور بچیاں بدستور بلڈنگ کے صدر دروازہ کے سامنے کھڑے تھے جنہوں نے دعائیہ نظموں اور نعروں کے ساتھ حضور انور کو الوداع کہا۔

اس بلڈنگ میں قیام کے دوران بچے اور بچیاں مسلسل استقبالیہ نغمے پڑھتے رہے۔ جس کی آواز کیبل سسٹم کے ذریعہ ہر اپارٹمنٹ میں آ رہی تھی۔

تین بجے کے قریب حضور انور واپس اپنی قیامگاہ تشریف لے آئے۔

پونے چھ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں اور اس کے بعد ملاقاتوں کے لئے بیت الاسلام مشن ہاؤس میں اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

کینیڈا کی جماعتوں کیلگری، وینکوور، ایڈمنٹن، سسکاٹون، درھم، اور امریکہ کی جماعتوں نیویارک، واشنگٹن، ہیوسٹن ٹیکساس، میری لینڈ اور سان ھوزے کیلیفورنیا کے 57 خاندانوں کے 390 افراد نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

آج کی ملاقاتوں میں پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات پونے دس بجے تک جاری رہا۔

دس بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

یکم؍جولائی ۲۰۰۴ء بروز جمعرات:

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز فجر پڑھائی۔

یکم؍جولائی کو کینیڈا کا قومی دن منایا جاتا ہے۔ یہ تقریب 1958ء سے مختلف ناموں سے منعقد ہو رہی ہے۔ لیکن 27؍اکتوبر 1982ء سے یہ تقریب ’کینیڈا ڈے‘ کے نام سے منائی جا رہی ہے۔ اس دن پورے کینیڈا میں چھٹی ہوتی ہے اور کینیڈین اس کو بہت جوش وخروش سے مناتے ہیں۔ اہم عمارتوں پر کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا جاتا ہے اور رات کو آتش بازی وغیرہ بھی کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک سادہ مگر باوقار تقریب ٹورانٹو مشن ہاؤس کے احاطہ میں منعقد ہوئی۔ اس کی سب سے اہم بات امیر المومنین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تقریب میں بنفس نفیس شرکت تھی۔

صبح 9 بجے واقفین نو بچے بچیاں بہت خوبصورت لباس میں ملبوس کینیڈا کے جھنڈے کی مناسبت سے سرخ وسفید کپڑے پہنے مشن ہاؤس کے سامنے والے گراؤنڈ میں جمع ہوئے۔ ایک بچی نے قومی پرچم اٹھایا ہوا تھا۔ بچے کالی پینٹ، سفید شرٹ اور سرخ ٹائی میں ملبوس تھے جبکہ بچیوں نے سفید شلوار قمیص اور سرخ جیکٹ اور سکارف زیب تن کر رکھے تھے۔ اسی طرح سرخ رنگ کی ایک پٹی گلے میں پہنی ہوئی تھی جس پر کینیڈا کندہ تھا۔ سامنے والے سبزہ زار میں کثیر تعداد میں احباب اور مشن ہاؤس کے دائیں طرف لجنہ کی ایک بڑی تعداد بیٹھی اپنے آقا کا انتظار کر رہی تھی۔

9:35 منٹ پر سیدنا حضور انور تشریف لائے۔ حضور انور نے شہر کے میئر مائیکل ڈی بیاسے (Michael Di Biase) سے ہاتھ ملایا جو اس باوقار تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ امیر صاحب کینیڈا مکرم نسیم مہدی صاحب ڈائس پر تشریف لائے اور ایک بچہ کو تلاوت کے لئے بلوایا۔ ایک بچی نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد سیدنا حضور انور نے لوائے احمدیت اور شہر کے میئر نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد واقفین نو بچوں نے کینیڈا کا قومی ترانہ پڑھا۔ حضور انور نے شہر کے میئر اور ’احمدیہ دارالامن‘ کے بلڈر کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔ اسی طرح جماعت کے سابق نیشنل سیکرٹری جائیداد مکرم نصیر احمد صاحب اور موجودہ سیکرٹری جائیداد مکرم کریم احمد طاہر صاحب سے ہاتھ ملایا۔ جس کے بعد ایک بچی نے انگریزی میں انتہائی پیارے انداز میں ایک پراثر تقریر کی جس کا موضوع تھا کہ ’’مَیں کینیڈا سے کیوں محبت کرتی ہوں‘۔ اس بچی نے اپنی تقریر میں کہا:

- ......آج یوم کینیڈا ہے۔ آج کا دن ہمارا ہے۔
- ......مَیں کینیڈا سے محبت کرتی ہوں کیونکہ یہ میری جائے پیدائش ہے۔
- ......مَیں کینیڈا سے محبت کرتی ہوں کیونکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ’’اپنے وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے‘‘۔
- ......مَیں کینیڈا سے محبت کرتی ہوں کیونکہ ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے کینیڈا کو اپنا دوسرا وطن قرار دیا تھا۔
- ......مَیں کینیڈا سے محبت کرتی ہوں کیونکہ حضور رحمہ اللہ نے کینیڈا کے لئے ایسی دعائیں کی تھیں کہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی اس وطن پر فخر کریں گی۔ آپ نے فرمایا تھا: ’’کاش تمام دنیا کینیڈا بن جائے یا کینیڈا تمام دنیا بن جائے‘‘۔
- ......مَیں کینیڈا سے محبت کرتی ہوں کیونکہ آج میرے پیارے آقا نہیں ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ملک میں ورود فرما ہیں اور ہم تمام لوگوں کے ہمراہ یوم کینیڈا منا رہے ہیں۔ آپ کی بابرکت آمد نے اس ملک کو مزید بابرکت بنا دیا ہے۔
- ......پس اے کینیڈا خوش ہو جا، اُٹھ اور خدائے رحمٰن کی حمد کے گیت گا............ کیونکہ اللہ کا چنیدہ آج تیری زمین پر موجود ہے۔
- ......اس خوشی کے موقع پر مَیں تجھے ناخوش نہیں کرنا چاہتی......لیکن پھر بھی چند منٹ کے لئے اپنے اردگرد کی دنیا پر نظر دوڑا، ہر طرف جھگڑے، جنگیں، قتل اور خونریزیاں ہیں۔
- ......خدا کا شکر ہے کہ میرا ملک پُرامن ہے۔ یہاں کسی قسم کی تفریق نہیں۔ ہر ایک کے حقوق اور ذمہ داریاں یکساں ہیں۔
- ......کیا ہم سب مہاجر نہیں ہیں؟ ذرا ملاحظہ فرمائیے ہم یہاں سینکڑوں مختلف زبانیں بولتے ہیں، ہمارا لہجہ مختلف ہے، ہماری جلدیں مختلف رنگوں اور شیڈز (Shades) کی ہیں......لیکن ہم سب کینیڈا کی آزادی اور حفاظت کے لئے متحد ہیں۔
- ......مَیں کبھی نہیں بھولوں گی جب میرے والدین پر ظلم کئے گئے اور ان کو اپنے ملک سے دربدر کیا گیا۔ یہ کینیڈا ہی تو تھا جس نے انہیں کھلی بانہوں سے خوش آمدید کہا۔ شکریہ کینیڈا!!!
- ......مَیں ابھی چھوٹی سی بچی ہوں لیکن مَیں پکا وعدہ کرتی ہوں کہ مَیں اپنی سرزمین جس کو کینیڈا کہتے ہیں، کی اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مقدور بھر خدمت کروں گی۔ انشاء اللہ۔
- ......اور مَیں دعا کرتی ہوں اے اللہ ہمارے وطن کو عظیم الشان بنا اور آزاد رکھ۔ اے کینیڈا ہم تیری حفاظت کے لئے ایستادہ اور تیار ہیں۔ کینیڈا زندہ باد۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور یہ پروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت مرد و زن، بوڑھے اور بچے اس تقریب کو دیکھنے کے لئے جمع تھے۔

سوا دس بجے حضور انور مسجد بیت الاسلام تشریف لائے جہاں واقفات نو بچیوں کے ساتھ کلاس ہوئی۔ یہ کلاس ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کلاس میں 71 واقفات نو بچیاں شامل ہوئیں۔

خولہ نصر اللہ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی جس کا اردو ترجمہ ماہم سجاد صاحبہ نے پیش کیا۔ ترجمہ کے پیش ہونے کے بعد حضور انور نے بعض الفاظ اور جملوں کے معانی دریافت فرمائے۔ اس کے بعد ھمدیٰ طاہر صاحبہ نے اپنی تقریر میں حضور انور کو کینیڈا کی تمام واقفات نو بچیوں کی طرف سے خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد سات بچیوں نے مل کر کورس کی شکل میں نظم ’حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی‘ ترنم کے ساتھ پڑھی۔ حضور انور نے بعض اشعار اور الفاظ کے معانی دریافت فرمائے۔

BELA BOUTIQUE

ہر موسم اور موقع کے لئے زنانہ ملبوسات، فینسی سینڈلز،

مردانہ سوٹ، اچکن، پرنس سوٹ اور کھلا کپڑا

اس کے علاوہ کپڑوں کی سلائی اور مرمت Anderung کا مکمل انتظام ہے

Kaiser Str. 64 (Kaiserpassage-Laden 31-33) 60329 Frankfurt (Germany)

Tel: 069-24279400 - e:mail- BELAboutique@aol.com

اس نظم کے بعد تین بچیوں نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ پڑھا جس کا اردو ترجمہ سلمانہ حنیف صاحبہ نے پیش کیا۔ حضور انور نے بچیوں سے قصیدہ کے بعض اشعار اور عربی الفاظ کے معانی دریافت فرمائے۔

اس کے بعد ’خلافت کی برکات‘ پر ایک بچی طلعت صالح نے تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد 9 بچیوں نے مل کر کورس کی شکل میں خلافت کے فیضان کے عنوان سے منظوم کلام ترنم کے ساتھ پڑھا۔ اس نظم کے پڑھے جانے کے بعد حضور انور نے بعض الفاظ اور جملوں کے معانی دریافت فرمائے۔

بچیوں کی اس کلاس کے دوران حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی بچیاں ایسی ہیں جو یہ خواہش رکھتی ہیں کہ وہ ٹیچر (Teacher) بنیں اور کتنی ڈاکٹر بننا چاہتی ہیں۔

آخر پر حضور انور نے مختلف پروگراموں میں حصہ لینے والی بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور پھر کلاس میں شرکت کرنے والی تمام بچیوں کو حجاب بھی دئے۔ کلاس کے اختتام پر تمام بچیوں کو ریفریشمنٹ مہیا کی گئی اور ہر ایک کو Snack Box دئے گئے۔

11:30 بجے واقفین نو بچوں کے ساتھ کلاس ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم فراز فیصل صاحب نے کی جس کا اردو ترجمہ حماد احمد رانا صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد عطاء الحیٔ صاحب نے اپنی تقریر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کینیڈا کے تمام بچوں کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد پانچ بچوں نے مل کر کورس کی شکل میں نظم ’’اے مسیحا نفس......‘‘ پڑھی۔

اس نظم کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصیدہ ’یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ‘ کے چند اشعار ایک واقف نو عدنان حیدر صاحب نے ترنم کے ساتھ پڑھے۔ حضور انور نے اس کو بہت پسند فرمایا۔ اور دوبارہ پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ بعد میں اعزاز احمد خان نے قصیدہ کے ان اشعار کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد کینیڈا ملک کے بارہ میں ایک اجمالی خاکہ کمپیوٹرز کی مدد سے پیش کیا گیا۔ اور ملک کے دس صوبوں اور تین Territories کی تفصیل بھی پیش کی گئی۔

اس کے بعد فرحان قریشی صاحب نے اردو میں نظم پڑھی۔ حضور انور نے پروگرام میں حصہ لینے والے بچوں کو قلم تقسیم فرمائے۔ آخر پر حضور انور نے تمام واقفین نو سیکرٹریان کو شرف مصافحہ بخشا اور سب کو قلم عطا فرمائے۔

12:30 بجے نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ یو۔ ایس۔ اے، کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور نے دعا کروائی جس کے بعد فرداً فرداً ہر عہدیدار کا تعارف حاصل کیا۔ اور اُس کے شعبہ کے کام کا جائزہ لیا اور مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ساتھ ساتھ تفصیلی ہدایات دیں اور رہنمائی فرمائی۔ یہ میٹنگ 1:30 بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد مجلس عاملہ

امریکہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔

1:50 بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں ۔اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

9:30 بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔

۲/جولائی ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

آج جماعت احمدیہ کینیڈا کا اٹھائیسواں جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔صبح ہی سے احباب وخواتین ٹورانٹو کے انٹرنیشنل سنٹر میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جہاں اٹھائیسواں جلسہ سالانہ کینیڈا کا آغاز ہونے والا تھا۔ اس جلسہ سالانہ کی نمایاں خصوصیت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بنفس نفیس اس جلسہ میں شرکت تھی۔ انٹرنیشنل سنٹر کے وسیع وعریض ہالز میں جلسہ کے جملہ انتظامات کئے گئے تھے۔ صبح ہی سے خدام واطفال اور انصار نیز لجنہ اپنی ڈیوٹیز پر مستعد نظر آ رہے تھے۔ ہال نمبر 5 میں مردوں کا جبکہ ہال نمبر 3 میں لجنہ کے لئے انتظامات کئے گئے تھے۔ جبکہ ہال نمبر 4 میں احباب اور ہال نمبر 2 میں لجنہ کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔کھانے والے ہالوں میں ہی مختلف شعبہ جات اور کھانے پینے کے اسٹال بھی لگائے گئے تھے جبکہ کتابوں کی نمائش کے اسٹال جلسہ والے خوبصورت ائرکنڈیشن ہال میں لگائے گئے تھے۔ اسٹیج خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور اس کے پیچھے خوبصورت بینرز جس پر کلمہ طیبہ 'لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام 'اِنِّیْ مَعَکَ یَامَسْرُوْرُ' اور ۲۸واں جلسہ سالانہ کینیڈا تحریر تھا، دلفریب منظر پیش کر رہا تھا۔ ہال کے دونوں جانب کرسیاں رکھی گئی تھیں جبکہ درمیان میں نرم چٹائیاں بچھا کر نیچے زمین پر بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

دوپہر 2 بجے حضور انور پیس ولیج سے ٹورانٹو انٹرنیشنل سنٹر کے لئے روانہ ہوئے۔اور 2:25 بجے اس سنٹر میں پہنچے۔حضور کی تشریف آوری پر دوسری اذان ہوئی اور حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں مردوں کو مخاطب ہو کر انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو اللہ تعالیٰ نے ان پر ڈالی ہیں۔حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے نمونے کو سامنے رکھ کر اپنے اہل وعیال کی ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلائی۔آپ نے احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں مردوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کی طرف توجہ دلائی ۔حضور نے اولاد کے ساتھ دوست کی حیثیت سے ان کی دلچسپیوں میں حصہ لینے کی تلقین کی۔حضور انور نے تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف جماعت کو نصیحت فرمائی۔ حضور انور نے خاوند کی طرف سے بدنی سزا کے حوالہ سے قرآنکریم کی شرائط کے بارہ میں بتایا۔آپ نے فرمایا کہ شاید ہی کوئی احمدی عورت ایسی ہو جسے قرآن کریم کی بتائی گئی شرائط کے مطابق سزا کی ضرورت ہو۔ اس لئے جو عورتوں پر ہاتھ اٹھاتے ہیں وہ اپنی اصلاح کریں۔قرآن کریم کو بدنام نہ کریں۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کی مثالیں بیان کرتے ہوئے اور کچھ واقعات سامنے رکھتے ہوئے احمدی مردوں کو اپنی بیویوں اور بچوں سے حسن سلوک اور ان کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ۔حضور انور نے اس کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کینیڈا کے آغاز کا اعلان فرمایا اور دعائیں کرنے ، اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کرنے ، برداشت کا مادہ پیدا کرنے اور انتظامیہ کی غلطیوں سے درگزر کرنے کی ہدایت فرمائی اور بعض عمومی ہدایات سے نوازا۔

تین بج کر تیس منٹ پر نماز جمعہ وعصر حضور انور کی اقتداء میں ادا کی گئیں ۔نماز کے بعد پونے چار بجے حضور واپس احمدیہ پیس ولیج تشریف لے آئے۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کینیڈا کے اجلاس اول کی کارروائی جاری رہی۔

6:30 بجے سہ پہر حضور انور نے امریکہ سے آئے ہوئے احمدی احباب کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔ امریکہ سے آنے والی فیملیز کے ساڑھے تین ہزار افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضور انور نے تمام مرد حضرات اور بچوں کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے باری باری حضور انور کے سامنے سے گزرتے ہوئے شرف زیارت حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات 9:30 بجے تک جاری رہا۔

پونے دس بجے حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں مسجد بیت الاسلام میں جمع کر کے پڑھائیں ۔ اس کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

۳/جولائی ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ:

حضور انور نے پونے پانچ بجے نماز فجر مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں پڑھائی۔

آج جلسہ سالانہ کینیڈا کا دوسرا دن تھا۔دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ (احمدیہ پیس ولیج) سے مقام جلسہ (انٹرنیشنل سینٹر) کے لئے روانہ ہوئے۔بارہ بج کر پچیس منٹ پر سیدنا حضور انور لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے ۔ خواتین نے پُر جوش نعروں اور نغمات سے اپنے آقا کا استقبال کیا۔تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام '' ہے شکر رب عزّ و جلّ خارج از بیاں'' اور اس کا انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے یونیورسٹی اور سکول کے تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والی بچیوں کے نام پڑھ کر سنائے جنہیں ازراہ شفقت واحسان پیارے آقا نے میڈل اور اسناد تقسیم کیں۔

اس کے بعد حضور انور نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ احزاب کی آیت 36 کی تلاوت فرمائی ۔حضور انور نے تربیتی امور پر خواتین کو بہت ہی زرّیں ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی عورت پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق دی ۔حضور انور نے فرمایا کہ میرے سامنے جو خواتین بیٹھی ہیں ان میں سے بہت بڑی تعداد کو اللہ تعالیٰ نے احمدی گھرانوں میں پیدا فرمایا اور بہت بڑے ابتلاء سے بچالیا ۔اس پر اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں ایسی عورتیں بھی بیٹھی ہیں جنہوں نے خود زمانے کے امام کو پہچانا اور قبول کیا اور اپنے گھر اور ماحول سے ٹکّر لے کر زمانے کے امام کو قبول کیا ۔پس آپ سب پر جو پیدائشی احمدی ہیں یا خود بیعت کر کے احمدی ہوئی ہیں احمدیت سے وابستگی کی وجہ سے ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ،اس عہد کی وجہ سے جو آپ نے زمانے کے امام سے کیا آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔

حضور انور نے خواتین کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو ان پر بچوں کی تربیت کے حوالے سے عائد ہوتی ہے۔حضور انور نے خواتین کو صاف اور کھری بات کرنے ،خاندان کے وقار وعزت کا خیال رکھنے ، سچی گواہی دینے اور اپنے اندر عاجزی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضور انور نے قرآن کریم ،احادیث نبویہؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں پردہ کی لطیف تشریح بھی فرمائی۔حضور انور نے سورۃ احزاب کی آیت 36 میں بیان ہونے والی مومن مردوں اور مومن عورتوں کی خصوصیات پر روشنی ڈالی اور احمدی عورتوں پر کھول کر اس حوالے سے عائد ہونے والے معیار اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔حضور انور نے لباس کے متعلق آنحضرت ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں خواتین کو نصائح فرمائیں۔حضور انور نے خواتین کو جلسہ کی کارروائی کو غور سے سننے اور اس سے پوری طرح مستفید ہونے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

پیارے آقا کی بیش قیمت نصائح اور خطاب کے اختتام پر ایک خاتون نے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ سے کچھ اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے ۔پھر دعا کے بعد حضور مردوں کے ہال میں تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی ۔اس کے بعد حضور انور قیام گاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

چار بجے سہ پہر جلسہ سالانہ کے اجلاس سوم کی کاروائی شروع ہوئی جو 6:30 بجے تک جاری رہی۔

رات نو بج کر چالیس منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں ۔اس کے بعد امیر صاحب کینیڈا نے سات نکاحوں کا اعلان کیا جن میں سے بعض کا تعلق امریکہ سے تھا۔حضور انور نے ازراہ شفقت اس تقریب میں شرکت فرمائی ۔اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

۴/جولائی ۲۰۰۴ء بروز اتوار:

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ نے پونے پانچ بجے نماز فجر مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں پڑھائی۔

صبح ہی سے احباب وخواتین انٹرنیشنل سینٹر میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے ۔جہاں آج تاریخی اٹھائیسویں جلسہ سالانہ کینیڈا کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ساڑھے دس بجے جلسہ سالانہ کینیڈا کا آخری سیشن شروع ہوا۔

اس اجلاس میں حسب روایت بہت سے معزز مہمانان گرامی نے شرکت کی ۔ان شرکت کرنے والوں میں Judy Sgro وزیر سیٹیزن شپ و امیگریشن، Irwin Cotler وفاقی وزیر انصاف و اٹارنی جنزل، Joseph Volpe منسٹر آف ہیومن ریسورسس، Jean Augustine وزیر ملٹی کلچر ازم، Maria Minna سابق وزیر انٹرنیشنل کارپوریشن و ممبر پارلیمنٹ، Art Eggleton سابق وزیر دفاع کیلیگری سے آئے ہوئے ممبر آف پارلیمنٹ ۔پہلے پاکستان نژاد ممبر آف پارلیمنٹ ،واجد خان ،وان کے حلقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ Maurizio Bevilaqua، گربکش سنگھ ملہی ۔جم کیری جیانس، Roy Cullen ممبر پارلیمنٹ ، Navdeep Bians ممبر پارلیمنٹ، Pat O brian ممبر پارلیمنٹ ،ڈاکٹر روبی ڈھلا ممبر پارلیمنٹ ،صوبائی اسمبلی کے ممبران ،ہریندر ٹکر وزیر ٹرانسپورٹ انٹاریو، Greg Sorbara وزیر خزانہ انٹاریو، ڈاکٹر شفیق قادری ،ڈاکٹر کلدیپ کلار، ہیزل مکلین میئر

تمام احمدی احباب کو جو جلسہ سالانہ پر تشریف لا رہے ہیں جلسہ کی مبارکباد

احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت

ساؤتھ ہال میں ہمارے ریسٹورنٹ میں تشریف لاکر لذیذ اور حلال کھانوں اور پیزا سے لطف اندوز ہوں

ایکس ایف سی ریسٹورنٹ

151 The Broadway Southall - London

تمام احمدی احباب کو جو جلسہ سالانہ پر تشریف لا رہے ہیں جلسہ کی مبارکباد

ہمارے ریسٹورنٹ میں حلال کھانے، لذیذ مٹھائیاں دستیاب ہیں

احمدی مسلمان بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت

Jalebi Junction

93 The Broadway Southall - London

آف مسی ساگا، مائیکل ڈی بیا سے میئر آف وان، خالد عثمان کونسلر سٹی آف مارکھم، کے علاوہ ایک کثیر تعداد میں سیاستدانوں، مختلف ممالک بشمول انڈیا، شام، جرمنی، انڈونیشیا اور دیگر ممالک کے قونصل جنرلز، وکلاء ڈاکٹر صاحبان، یونیورسٹیوں کے پروفیسرز، پولیس آفیسرز اور دوسرے طبقہ ہائے زندگی، رنگ و نسل اور مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔ ان میں سے بعض ممبران پارلیمنٹ نے خطاب بھی کیا اور جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور بھائی چارے کو سراہا۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ تشریف لائے تو مہمانوں سمیت سارا ہال استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا۔ حضور انور پولیس کے دستے کے مارچ پاسٹ کے ساتھ چلتے ہوئے سٹیج پر تشریف لائے۔ اس دوران پورے ہال میں نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوتے رہے۔ حضور انور کی آمد سے اس آخری تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا اپنے آقا ﷺ کی مدح میں تحریر کردہ عربی قصیدہ اور اس کا انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب کینیڈا ڈائس پر تشریف لائے۔ آپ نے مختلف معزز مہمانوں کو بلایا۔ سب سے پہلے مارکھم شہر کے سٹی کونسلر جناب خالد عثمان صاحب اسٹیج پر تشریف لائے۔ انہوں نے ایک مختصر تقریر میں جماعت احمدیہ کی اعلیٰ تعلیمات کو سراہا اور حضور انور کو مارکھم شہر آنے کی دعوت دی۔ بعد میں انہوں نے ڈپٹی میئر آف مارکھم کے ساتھ مل کر حضور انور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی اور بتایا کہ آج کا دن مارکھم میں سرکاری طور پر ''احمدیہ ڈے'' کے طور پر منایا جا رہا ہے۔

خالد عثمان کے دلی جذبات کے اظہار کے بعد ہیملٹن کے میئر D.laani ڈائس پر آئے انہوں نے کہا کہ میں پہلی مرتبہ آپ کے جلسہ سالانہ میں حاضر ہوا ہوں۔ میں حضور کی ہیملٹن آمد پر آپ کے استقبال کے لئے حاضر نہ ہو سکا تھا۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں ہیملٹن شہر کی طرف سے نیک خواہشات کا پیغام پہنچایا اور جماعت کی تعریف کی۔ میئر نے حضور انور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی اور کہا کہ اسے ہمارے شہر کی نہیں بلکہ ہمارے گھر کی چابی کے طور پر قبول کریں۔

میئر آف ہیملٹن کے بعد مسی ساگا شہر کی ہردلعزیز میئر ھیزل مکلین تشریف لائیں۔ واضح رہے کہ انٹرنیشنل سینٹر جہاں جلسہ ہوتا ہے مسی ساگا کی حدود میں واقع ہے۔ انہوں نے حضور انور کو اپنے شہر میں خوش آمدید کہا اور جماعت کی اعلیٰ روایات کی تعریف کی۔ انہوں نے امن کے حصول کے لئے مختلف مذاہب کے لیڈرز کے اکٹھے مل بیٹھنے کی ضرورت پر زور دیا اور آخر میں حضور انور کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔

ان کے بعد صوبہ اونٹاریو کے وزیر خزانہ Gerg Sorbara ڈائس پر آئے اور اپنی نیک خواہشات حضور انور کی خدمت میں پیش کیں۔ واضح رہے کہ موصوف مسجد بیت الاسلام اور پیس ویلج والے حلقہ سے صوبائی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔

سٹی آف وان کے میئر Michael Di Biase جو حضور انور کی آمد پر مسجد بیت الاسلام میں اپنے شہر کی چابی حضور انور کی خدمت میں پیش کر چکے تھے انہوں نے جماعت کی کارکردگی کے بارے میں کچھ کہنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے وان ہسپتال کے لئے جماعت کی طرف سے پچاس ہزار ڈالر جمع کر کے دینے پر جماعت کی تعریف کی۔

آخر میں وزیر اعظم کینیڈا کے خصوصی نمائندہ اور وفاقی وزیر ہیومن ریسورسس نے وزیر اعظم کینیڈا اور ان کی کابینہ کی طرف سے حضور انور اور حاضرین جلسہ کے لئے نیک خواہشات کا پیغام پیش کیا اور کینیڈا تشریف لانے پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا نیز آئندہ بھی کینیڈا آتے رہنے کی دعوت دی۔

ان نیک خواہشات اور تہنیتی پیغامات کے بعد مرزا نصیر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے حضور انور کے ارشاد پر ڈائس پر آ کر خدام الاحمدیہ کی سطح پر پچھلے سال میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والی مجالس کے نام پڑھ کر سنائے۔ امسال کارکردگی کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ کیلگری علم انعامی کی حقدار ٹھہری۔ مجلس مارکھم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ جملہ قائدین نے حضور انور کے دست مبارک سے انعامات حاصل کرنے کی سعادت پائی۔

اسی طرح تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء کو انعامات اور وظیفہ دینے کا اعلان ہوا۔ مکرم و محترم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر اول کینیڈا نے ان سات طلباء کو اسٹیج پر بلوایا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان میں انعامات تقسیم کئے۔ ان میں پی ایچ ڈی کی سطح سے لیکر ہائی سکول گریجویٹس تک کے طلبہ شامل تھے جنہوں نے امتیازی نمبروں سے اپنے امتحانات میں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

اختتامی خطاب:

تقسیم انعامات کے بعد نعروں کی گونج میں سیدنا حضور انور ڈائس پر تشریف لائے۔ آپ نے سب سے پہلے انگریزی میں مختصر خطاب فرمایا اور معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کینیڈا کی تعریف فرمائی اور مختلف سطح کی حکومتوں کے جماعت سے سلوک اور حضور انور کی عزت افزائی پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے تشہد اور تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی۔ حضور انور نے ممبران جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ جس ملک میں بھی آباد ہوں آپ پہلے جماعت کے سفیر ہیں۔ حضور نے احباب جماعت کو مخلوق سے ہمدردی کو حرز جان بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کو اللہ کی طرف بلانے کا دعویٰ پھر ہی سچا ثابت ہو سکتا ہے جب ہم اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کرنے والے ہوں گے۔ حضور انور نے سٹی آف وان کے میئر کی تقریر کے حوالے سے ہسپتال کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کی جماعت کینیڈا کی مساعی کی تعریف فرمائی۔ اور اس طرح کے مزید نمونے دکھانے کی تلقین کی۔ حضور انور نے ممبران جماعت کو ان کے ہمسایوں، شہر کے لوگوں، ملک کے لوگوں، پوری انسانیت اور پوری مخلوق کے لئے فیض رساں وجود بنے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور نے اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف، عاجزی اور خشیت پیدا کرنے کی تلقین کی اور عبادات بجالانے خصوصاً نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ قرآن کریم، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں نماز، صبر، عبادات اور اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتے رہنے کی نصیحت فرمائی۔ حضور انور نے احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں خدا تعالیٰ کے آگے گڑگڑانے اور گناہوں کی معافی طلب کرنے کی اہمیت پر زور دیا اور عبادات کے طریق اور آداب پر بھی روشنی ڈالی۔

حقوق اللہ کی تلقین کے بعد حضور انور نے مخلوق خدا سے ہمدردی کی بھی نصیحت فرمائی اور اللہ تعالیٰ سے قرب کے طریق بیان فرمائے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی اور اس کے آداب پر روشنی ڈالی اور توبہ کے لطیف اور باریک نکات بیان فرمائے۔

اس آخری اجلاس میں شمالی امریکہ کے طول وعرض سے حاضر ہونے والے شمع احمدیت و خلافت کے پروانوں اور مہمانوں کی تعداد 21296 ریکارڈ کی گئی۔ الحمد للہ۔ جو کہ اب تک کے کینیڈا کے جلسوں میں سب سے زیادہ حاضری ہے نیز پچھلے سال کے جلسہ کی تعداد سے تقریباً دوگنا ہے۔

آخر میں حضور انور نے دعا کروائی اور دو بجے یہ با برکت اور پاکیزہ محفل اپنے اختتام کو پہنچی اور اس کے ساتھ جلسہ سالانہ کینیڈا کا اختتام ہوا۔ دو بج کر دس منٹ پر اسی ہال میں حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ہال نمبر ایک میں کھانا پیش کیا گیا جہاں نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے بھی از راہ شفقت شرکت فرمائی۔ کھانا کھانے کے بعد مختلف مہمان باری باری آ کر حضور انور سے ملتے اور اپنا تعارف کرواتے۔ ساتھ ساتھ تصاویر بھی لی جا رہی تھیں۔ مہمانوں سے ملاقات کا یہ سلسلہ نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور جلسہ گاہ سے اپنی رہائش گاہ احمدیہ پیس ویلج کے لئے روانہ ہوئے۔ چار بجے کے قریب احمدیہ پیس ویلج پہنچے۔

شام پونے 6 بجے حضور انور نے بیت الاسلام مشن ہاؤس میں کینیڈا کے ان احباب و خواتین سے از راہ شفقت اجتماعی ملاقات فرمائی جن کی قبل ازیں فیملی ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔ اس موقع پر پانچ ہزار سے زائد احباب و خواتین اور بچوں نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

حضور انور نے تمام مرد حضرات اور بچوں کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے باری باری حضور انور کے سامنے سے گزرتے ہوئے شرف زیارت حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات 9:30 بجے تک جاری رہا۔

جب ملاقاتیں شروع ہوئیں تو شدید موسلا دھار بارش ہو رہی تھی اور بجلی بھی کڑک رہی تھی جس میں چند منٹ کھڑا رہنا بھی مشکل تھا لیکن یہ ملاقات کرنے والے احباب و خواتین اور بچوں کی اپنے پیارے امام سے محبت اور فدائیت اور اخلاص کا یہ عالم تھا کہ شدید موسلا دھار بارش میں گھنٹوں کھڑے رہے اور بارش سے بھیگتے اور پانی سے نچڑتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ ان میں معذور، بیمار اور بوڑھے افراد بھی شامل تھے۔ سبھی کے دل خوش تھے اور چہروں پر ایک سکون اور طمانیت تھی کہ پیارے آقا کا دیدار کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ اگرچہ مشن ہاؤس سے باہر کچھ فاصلہ پر ملاقاتیوں کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکی لگائی گئی تھیں۔ ان میں جو محدود تعداد سما سکتی تھی وہ بھی بارش میں باہر کھڑی تھی۔ منتظمین نے خواتین سے عرض کیا کہ آپ کی ملاقات مردوں کی ملاقات ختم ہونے کے بعد ہے اس لئے ابھی گھنٹہ ڈیڑھ سے زائد باقی ہے اس کے بعد آپ کی باری آئے گی، آپ سب مارکی کے نیچے چلی جائیں تا کہ بارش سے محفوظ رہ سکیں۔ لیکن ان سبھی کا جواب یہ تھا کہ اب ہم باہر قطاروں میں کھڑی ہو چکی ہیں اب اندر نہیں جائیں گی۔ بارش کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔

نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ دس ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نماز کے بعد حضور انور نے امریکہ و کینیڈا سے تعلق رکھنے والے دو احمدی جوڑوں کے نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضور انور نے ان کی نسلوں

نغمۂ وفا

اے مسیحا نفس۔ اے مہ دلبراں — سیّدی، مشفقی، مرشدی، مہرباں

کے خالق، شاعر وفا، جمیل الرحمٰن کا فضائے احمدیت میں گونجتے ہوئے

ولولہ انگیز گیتوں اور ترانوں پر مشتمل مجموعہ کلام

لہو کی بوند بولے گی

بہترین گیٹ اپ اور زیور طباعت سے آراستہ

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۴ء کے بابرکت موقع پر طلب فرمایئے

M. S. DOUBLE GLAZING LTD

Supplier & Installers

UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries

For Friendly Quote Please Contact: ***Muhammad Sajid Qamar***

Tel: 020 8664 8040 Mobile:07734470783 Fax: 020 8665 6685

Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee

احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔ اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

میں ان کے بزرگوں کی خوبیاں جاری رہنے کی دعا کی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور جانبین کو گلے لگا کر مبارک باد دی اور اس کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

۵؍جولائی ۲۰۰۴ء بروز سوموار:

پانچ جولائی کا دن حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ٹورانٹو میں قیام کا آخری دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے پونے پانچ بجے نماز فجر مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں پڑھائی۔

صبح 9:30 بجے حضور انور نے احمدیہ دارالامن (Peace village) کا پیدل دورہ فرمایا۔ حضور انور ازراہ شفقت ہر گلی میں، ہر گھر کے آگے سے گزرے۔ آج اہالیان پیس ویلج کے اس بستی میں آباد ہونے کا مقصد پورا ہو گیا۔ اس بستی کے مکین اپنی خوش بختی پر نازاں، اپنے گھروں کے آگے اپنے آقا کے استقبال کے لئے جمع تھے او بہت خوش تھے کہ اس بستی کی گلیاں اور سڑکیں پیارے امام کی قدم بوسی کر رہی تھیں۔ آج یہاں کے چپہ چپہ کو برکت مل رہی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے احمدیہ ایوینیو سے اپنے دورہ کا آغاز فرمایا اور گھروں کے سامنے سے گزرتے ہوئے جین سٹریٹ تک گئے۔ اس کے بعد طاہر سٹریٹ، ناصر کریسنٹ، بشیر سٹریٹ، عبدالسلام سٹریٹ، محمود کریسنٹ، نورالدین کورٹ اور ظفراللہ خان کریسنٹ کا دورہ مکمل فرمایا۔ دو ہزار سے زائد افراد نے اپنے گھروں کے سامنے کھڑے ہو کر حضور انور کا استقبال کیا۔ ہر گھر کے باہر اس کے مکین پیارے آقا کے دیدار کے لئے کھڑے ہوتے۔ اس گھر میں ٹھہرے ہوئے مہمان بھی حضور انور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب کھڑے تھے۔ بعض خواتین اور بچیاں بالکونیوں میں کھڑی اپنے ہاتھوں میں کیمرے لئے ہوئے تصاویر بنا رہی تھیں۔ ساتھ ساتھ ویڈیوز بھی بنائی جا رہی تھیں۔ اس پون گھنٹہ کے پیدل دورہ کے دوران جس قدر تصاویر کھینچی گئیں اور جس قدر ویڈیوز بنائی گئیں اس کا شمار ممکن نہیں۔ ایک ایک فیملی کے ہاتھ میں کئی کیمرے تھے اور سبھی چل رہے تھے۔

حضور انور جس گھر کے سامنے سے گزرتے وہاں باہر کھڑی فیملیز نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتیں، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت مرزا غلام احمد کی جے، خلافت احمدیہ زندہ باد، خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعرے مسلسل بلند ہو رہے تھے۔ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد ترنم کے ساتھ کیا جا رہا تھا۔ بچے اور بچیاں استقبالیہ نغمات پڑھ رہی تھیں۔ بعض فیملیاں پھول نچھاور کرتیں، جہاں ان پھولوں کی خوشبو سے فضا مہک رہی تھی وہاں یہ سارا Peace Village روحانی خوشبو سے معطر تھا۔ بچے اور بچیاں بھاگ بھاگ کر حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کرتیں، ایک طرف ان مکینوں کے ہاتھ بلند تھے اور ہر طرف سے السلام علیکم، اھلاً وسھلاً و مرحباً کی آوازیں آ رہی تھیں تو دوسری طرف ان کی آنکھوں سے خوشی و مسرت کے آنسو رواں تھے، بڑے رقّت آمیز مناظر دیکھنے میں آ رہے تھے۔ آج ان کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔

حضور انور نے اپنے اس دورہ کے دوران طلباء جامعہ احمدیہ کے لئے بطور ہوسٹل استعمال ہونے والے دو گھروں کا معائنہ بھی فرمایا۔ اس کے علاوہ حضور انور ازراہ شفقت ملک لال خان صاحب نائب امیر دوم اور مکرم امتہ الرفیق طاہرہ صاحبہ صدر لجنہ کینیڈا، اہلیہ کریم احمد طاہر صاحب کے گھر بھی چند منٹ کے لئے تشریف لے گئے۔

نیز حضور انور ازراہ شفقت مکرم ملک مبشر احمد صاحب اور ملک حبیب احمد صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ ان دونوں گھروں میں قافلہ کے ممبران کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ دورہ کے آخر پر حضور انور نے فیضیہ مہدی پارک بھی دیکھا جو اس احمدیہ بستی کے بچوں کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہاں مختلف قسم کی کھیلوں کا سامان موجود ہے۔

یہ دورہ مکمل کرنے کے بعد پونے دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور کینیڈا کی جماعتوں کیلگری، وینکوور، ایڈمنٹن، پیس ویلج، وان اور ویسٹن ساؤتھ کی بعض فیملیز کو شرف ملاقات بخشا۔ اس کے علاوہ امریکہ، گوئٹے مالا، پاکستان اور زیمبیا سے آنے والی بعض فیملیز کو بھی شرف ملاقات بخشا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ دوپہر 12 بجے تک جاری رہا۔ اس دوران مجموعی طور پر 30 خاندانوں کے 155 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور مسجد بیت الاسلام تشریف لائے جہاں جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف شعبوں میں ڈیوٹی سرانجام دینے والے کارکنان نے اپنے شعبہ کے لحاظ سے باری باری حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ اس کے بعد قریباً ایک بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

3:30 بجے حضور انور نیشنل مجلس انصاراللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ کے لئے ''بیت الانصار'' تشریف لائے۔ قریباً ایک گھنٹہ یہ میٹنگ جاری رہی جس میں حضور انور نے باری باری تمام سیکرٹریان اور ان کے سپرد کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔ 4:30 بجے حضور انور مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اب وہ گھڑی آ پہنچی تھی جب حضور انور کینیڈا کی سرزمین سے رخصت ہو کر تشریف لے جانے والے تھے۔ پانچ بجے کے قریب حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا گاڑی کے پاس تشریف لائے۔ ہزاروں کی تعداد میں عشّاق خلافت احمدیہ ''احمدیہ ایوینیو'' پر موجود تھے۔ حضور انور نے رقت آمیز دعا کروائی اور گاڑی میں سوار ہوئے۔ جب حضور انور کی گاڑی احمدی ایوینیو سے ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہوئے، ہر طرف سے السلام علیکم اور خدا حافظ، فی امان اللہ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ احباب جماعت کے آنسوؤں اور اشکوں اور دعاؤں کے ساتھ قافلہ ایئرپورٹ کی طرف روانہ ہوا۔

حضور انور کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ وغیرہ کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ 1:30 بجے حضور انور ایئرپورٹ پر پہنچے اور الوداع کہنے کے لئے آنے والے عہدیداران جماعت کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور ایئرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے۔ مکرم نسیم مہدی صاحب امیر جماعت کینیڈا اور ڈاکٹر سید محمد اسلم دلدار جنرل سیکرٹری جماعت کینیڈا حضور انور کو جہاز کے دروازہ تک چھوڑنے آئے۔

جہاز میں داخل ہونے سے قبل جب حضور انور لاؤنج میں تشریف فرما تھے تو کینیڈا کے وزیراعظم نے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے موبائل ٹیلیفون پر بات کی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

اس کے بعد حضور انور جہاز کے اندر تشریف لے گئے۔ امیر صاحب اور جنرل سیکرٹری صاحب نے حضور انور سے شرف معانقہ حاصل کیا۔

برٹش ایئرویز کی فلائٹ BA092 پونے سات بجے شام ٹورانٹو سے ہیتھرو ایئرپورٹ لندن کے لئے روانہ ہوئی۔ اور 6؍جولائی بروز منگل صبح 6 بجکر 20 منٹ پر لندن پہنچی۔ امیگریشن کی کاروائی اور سامان کے حصول کے بعد قریباً پونے سات بجے حضور انور ائیرپورٹ سے باہر تشریف لائے جہاں نائب امیر صاحب یوکے نے دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے سبھی کو شرف مصافحہ بخشا۔ صدر لجنہ اماء اللہ یوکے حضرت بیگم صاحبہ مدظلّہا کے استقبال کے لئے ائیرپورٹ پر موجود تھیں۔

ائیرپورٹ سے روانہ ہو کر ساڑھے سات بجے حضور انور مسجد فضل لندن پہنچے جہاں امیر صاحب یوکے کی قیادت میں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ احباب جماعت، مرد و خواتین صبح سے ہی مسجد فضل لندن میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور نے سب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا۔ اس موقع پر مکرم مرزا عبدالحق صاحب اور مکرم محمد عثمان چینی صاحب نے شرف معانقہ حاصل کیا۔ اسکے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کینیڈا کے اس پہلے سفر میں جن افراد کو حضور انور کے قافلہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

۱۔ بیگم صاحبہ حضور انور حضرت سیّدہ امتہ السبوح صاحبہ مدظلہا۔
۲۔ صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب۔
۳۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)
۴۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال)
۵۔ مکرم عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر)
۶۔ مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)
۷۔ مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت)
۸۔ مکرم ناصر سعید صاحب (عملہ حفاظت)
۹۔ مکرم محمود احمد خان صاحب (عملہ حفاظت)

❀❀❀❀❀

قطعہ

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی کینیڈا سے لندن روانگی کے بعد)

ہم نے وصال یار کے جو لمحے جی لئے
وہ عشق جاوداں کی اگرچہ اساس ہیں
مولیٰ مگر یہ شام بڑی دلخراش ہے
دولہا چلا گیا ہے براتی اداس ہیں

——— (جمیل الرحمان)

دارالامن۔ٹورنٹو (کینیڈا)

Unique Frans Travel GmbH
یونیک فرانس ٹریول GmbH فرانکفورٹ، جرمنی

یونیک جماعت کے یونیک احباب کے لئے یونیق فرانس ٹریول GmbH آپ کی خدمت میں پیش پیش دنیا بھر میں کسی بھی جگہ خوشگوار فضائی سفر کے لئے خصوصی رعایت کے ساتھ سستی اور یقینی نشستوں کے حصول کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس ضمن میں ہم سے جلد اور فوری رابطہ کریں تا کہ پریشانی سے بچا جا سکے۔
نوٹ: ارزاں ٹکٹوں کے ساتھ ہمارے ہاں اکثر زبانوں میں ترجمہ (Uebersetzung) کی سہولت بھی موجود ہے۔ ہم آپ کی خدمت کے منتظر ہیں۔

Kaiser str . 64 Kaiserpassage 41 - 60329 Frankfurt / M
Tel: 069-24277977 + 069-24450992 = Fax : 069-230600

KMAS TRAVEL
خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ U.K پر جانے کے لئے سستی فیری دستیاب ہے۔
Calais - Dover - Calais ab 90.00 Eu
Kontakt: Saalbau str 27 64283 Darmatadt
Phono: 06151- 8700646 - 0170-5534658 - Fax: 06151-8700647
Mob:0170 5534658

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

محترم نواب عباس احمد خان صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۵؍جنوری ۲۰۰۴ء میں محترم نواب عباس احمد خان صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم محمد رمضان صاحب رقمطراز ہیں کہ آپ ۲۰؍جون ۱۹۲۰ء کو حضرت سیدہ نواب امۃالحفیظ بیگم صاحبہؓ اور حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ شروع سے ایک خادم کی حیثیت سے جماعت کی خدمت کی توفیق پائی اور ۱۹۴۶ء میں آپ خدام الاحمدیہ قادیان کے پہلے قائد منتخب ہوئے۔

۲۹؍دسمبر ۱۹۴۴ء کو آپ کا نکاح صاحبزادی امتہ الباری بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پڑھا۔ حضورؓ نے خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ عزیز عباس احمد خان ہمارے خاندان میں سے دوسرا بچہ ہے جو حقیقی طور پر دین کی خدمت کرنے کے لئے تیاری کر رہا ہے اور اس نے اپنی زندگی دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے...... اور عزم اور ارادہ کے ساتھ باقاعدہ دینی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

قیام پاکستان کے بعد محترم نواب صاحب لاہور منتقل ہوگئے اور ذاتی کاروبار کرتے رہے لیکن دین کی خدمت کے کام کو کسی نہ کسی رنگ میں جاری رکھا۔ خلیفہ وقت سے پوری پوری وفاداری ان کی فرمانبرداری کا نصب العین تھا۔

دعوت الی اللہ کا خاص جوش تھا۔ پیار اور محبت کے لہجہ میں گفتگو کرتے اور دوسروں کی باتوں کو بڑی توجہ سے سنتے تھے۔ وقف عارضی کی غرض سے اکثر سفر کیا کرتے تھے۔ بڑے علم دوست تھے اور دینی کتابیں پڑھنے اور لکھنے کا بڑا شوق تھا۔ نوجوانی میں سری گوبندپور میں تبلیغ کے لئے گئے۔ ہیڈکوارٹر "ماڑی بچیاں" نامی ایک گاؤں تھا۔ نازو نعمت میں پرورش پانے کے باوجود موسم کی پروا کئے بغیر گاؤں گاؤں شوقِ تبلیغ میں پھرتے اور کبھی اگر کھانا نہ بھی ملا تو چنے چبا کر گزارہ کر لیتے۔

آپ پانچوں نمازیں بیت الحمد میں ادا کرنے کے عادی تھے اسی طرح چندہ جات کی بروقت ادائیگی میں کوشاں رہتے۔ بڑے مدبر اور صائب الرائے انسان تھے۔ ہنس مکھ اور اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز، رحم دل اتنے کہ اگر کسی ملازم سے کوئی غلطی سرزد ہوتی تو اسے تنبیہ کر کے معاف فرمادیتے تھے۔

طبیعت میں بڑی عاجزی اور انکساری پائی جاتی تھی ان کا لین دین بڑا صاف ستھرا تھا نیز وقت کے بڑے پابند تھے۔ اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائی۔ ۲؍جنوری ۲۰۰۳ء کو لاہور میں آپ کی وفات ہوئی۔ موصی تھے چنانچہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

......❁......❁......❁......

جرمنی کا مشہور صوبہ، بائرن Bayern

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۲؍جنوری ۲۰۰۴ء میں مکرم قمرالدین مبشر صاحب نے جرمنی کے صوبہ بائرن (Bavaria) کا تعارف کرواتے ہوئے اس کی منفرد حیثیت پر روشنی ڈالی ہے۔

بائرن صوبہ ۲۳؍نومبر ۱۸۷۰ء کو بعض حقوق کے ساتھ جرمن سلطنت میں شامل ہوا تھا۔ اس سے قبل قریباً ہزار سال سے یہ آزاد ریاست تھی اور اس کا شمار یورپ کی قدیم ترین مملکتوں میں ہوتا تھا۔ بائرن کی سرکاری زبان جرمن ہے مگر اس کے باسیوں کی ایک پرانی زبان بائرش بھی ہے جو عام بولی جاتی ہے۔ ان کی تہذیب یورپ کے مکینوں سے الگ تھلگ ہے اور قیاس ہے کہ ان کی نسل مختلف نوآباد یورپین قبیلوں اور پیچھے رہ جانے والے رومیوں اور نقل مکانی کرنے والے جرمانن کا مجموعہ ہے۔

چھٹی صدی میں بائرش نسل ایک نوابی ریاست کے طور پر نمودار ہوئی۔ ساتویں صدی میں یہاں چرچ کو منظّم کرکے وسیع اختیارات دیئے گئے۔ 1158ء میں Isar دریا کے کنارہ ایک نئے شہر میونخ کی بنیاد رکھی گئی۔ تیرہویں صدی میں Regensburg بائرن کا دارالخلافہ بنا۔

Ludwig I (1347ء-1302ء) کی حکومت کے دوران میونخ ایک مضبوط ثقافتی مرکز بن گیا جس نے زراعت کے ساتھ ساتھ صنعت کو بہت اہمیت دی۔ پھر Ludwig II (1886ء-1864ء) نے فرانس کے خلاف جنگ کا آغاز کیا اور اس کے بعد بائرن کو نئی بنیادوں پر استوار کیا۔ Ludwig II نے ہمیشہ کے لئے ریاست کو خیرباد کہا اور حکومت چھوڑ کر اپنے محل کی تیاری اور میوزک کی دنیا میں گم ہو گیا۔ اس کا چچا Luitpold اور اس کا بیٹا Ludwig III اس کے لواحقین میں سے بائرن کے آخری شہزادے تھے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد 1918ء میں بائرن کو آزاد قرار دیدیا گیا۔ بائرن کے لوگ انتہائی وطن پرست ہیں۔ ان کی تہذیب وتمدن کی وجہ سے ان کے مردوں کا لباس گھٹنوں تک چمڑے کی آدھی پتلون، چمڑے کی مخصوص جیکٹ اور چمڑے کا ہیٹ ہے جس میں جانوروں کے پر لگے ہوتے ہیں۔ جب 1933ء میں ہٹلر نے اقتدار پر قبضہ کیا تو بائرن کی اپنی حیثیت معطل ہوگئی اور اس کے شہر Dachau میں بنائے گئے کیمپ میں ہٹلر کے مخالفین کو جلادیا گیا اور لاکھوں یہودیوں کو انتہائی بے دردی سے قتل کیا گیا۔ کسی یہودی کو پناہ دینے والے کے سارے خاندان کو بھی ختم کر دیا جاتا۔ دوسری جنگ عظیم میں بائرن کے شہر میونخ، نیورن برگ اور ورس برگ پر برطانوی طیاروں نے سب سے زیادہ بمباری کی۔ 1945ء میں مشروط جنگ بندی کے بعد بائرن امریکن فوج کی آماجگاہ بن گیا۔

جرمنی کی کل آبادی 82.78 ملین ہے جس میں 91 فیصد جرمن اور 9 فیصد غیر ملکی ہیں۔ جرمنی کے 16 صوبوں میں سے بڑا صوبہ رقبہ کے لحاظ سے بائرن ہے اور آبادی کے لحاظ سے یہ دوسرے نمبر پر ہے اور اس کی کل آبادی 12.15 ملین ہے۔

بائرن صوبہ نہایت خوبصورت سرسبز و شاداب ہے اور صنعت میں بھی نمایاں مقام رکھتا ہے۔ بہت قدیمی اور اہم علاقہ ہونے کی وجہ سے لاکھوں سیاح سیر و تفریح کے لئے یہاں آتے ہیں۔ بائرن کے بعض علاقے خاص طور پر صحت افزا مقامات میں شمار ہوتے ہیں۔ دنیا کا سب سے بڑا سپورٹس میلہ میونخ میں لگایا جاتا ہے۔ ہر سال اکتوبر میں بہت بڑا میلہ لگتا ہے جس میں سارے یورپ سے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ یہاں کی فٹ بال کی ٹیم پوری دنیا میں مشہور و معروف ہے اور اکثر جرمن چیمپئن شپ حاصل کرتی ہے۔ اس وقت بائرن میں 2 1 یونیورسٹیاں ہیں۔ میونخ اور اولانگن کی یونیورسٹیوں کا شمار جرمنی کی اہم یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ جرمنی میں سب سے پہلے ٹرین کا آغاز بھی بائرن کے شہر نیورن برگ اور ملحقہ شہر Furth کے درمیان تقریباً سو سال قبل ہوا تھا۔

جرمنی آنے والے سیاسی پناہ گزینوں کے لئے سب سے بڑی اور پہلی عدالت اور اس کا ہیڈ کوارٹر بائرن میں واقع ہے۔ مرکزی حکومت کے سب سے بڑے ایمپلائمنٹ ایکسچینج کا ہیڈ کوارٹر نیورن برگ میں ہے۔ دنیا کی مشہور و معروف کار BMW کی فیکٹری میونخ میں ہے جس میں روزانہ دو ہزار کاریں تیار ہوتی ہیں۔ ہٹلر نے یہودیوں کو سزائیں دینے اور ان پر مقدمے چلانے کے لئے اپنا فوجی ہیڈ کوارٹر نیورن برگ میں بنایا تھا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ جب پہلی بار یورپ تشریف لائے تھے تو آسٹریا کے راستے بذریعہ کار میونخ تشریف لائے اور اپنا دورہ 15 جون 1955ء کو نیورن برگ سے شروع فرمایا۔ گیارہ دن یہاں قیام بھی فرمایا اور اس دوران 16 جون 1955ء کو نیورن برگ سے 15 میل دُور ارلانگن یونیورسٹی کے مشہور اعصابی مرکز کے ڈاکٹر نے حضور کا معائنہ کیا۔ مقامی نواحمدی جرمنوں سے حضور کی ملاقات بھی ہوئی۔ ایک ہوٹل میں مقامی جماعت کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا جس میں 35؍ افراد شامل ہوئے۔ اس موقع پر حضورؓ نے انگریزی میں خطاب فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بھی متعدد بار بائرن کے شہر میونخ اور ایک دفعہ آؤگس برگ تشریف لائے۔ حضورؒ کے ساتھ ہونے والی متعدد تبلیغی نشستوں میں ایک بہت بڑی تعداد میں مختلف قومیتوں کے افراد نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ 1985ء تک جرمنی میں چار احمدیہ مشن تھے جو فرینکفورٹ، ہمبرگ، کولون اور میونخ میں تھے۔ اسی سال میونخ کے نواحی علاقہ نوئے فارن میں ایک عمارت خریدی گئی جس کا نام حضورؒ نے بیت المہدی تجویز فرمایا اور یہ ریجنل سرگرمیوں کا مرکز ہے۔

جرمنی میں باضابطہ مشن کا آغاز 1922ء میں ہوا لیکن اس سے قبل بھی لوگ احمدیت سے متعارف تھے۔ 1907ء میں ایک جرمن خاتون مسز کیرولائین نے میونخ سے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں خط میں لکھا:

"میں کئی ماہ سے آپ کا پتہ تلاش کر رہی تھی ......۔ بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ مامور ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہو کر آئے ہیں اور میں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں۔ ہمارے لارڈ مسیح کے واسطے جو اس قدر جوش آپ کے اندر ہے اس کے واسطے میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں اور مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر آپ چند سطور اپنے اقوال کی مجھے تحریر فرمادیں اگر ممکن ہو تو مجھے اپنا فوٹو ارسال فرمادیں۔ کیا دنیا کے اس حصہ میں آپ کی کوئی خدمت ادا کر سکتی ہوں؟......"

میونخ میں 10، 11 مئی 2003ء کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے میوزیم کی سوسالہ تقریبات منعقد ہوئیں۔ یہ دنیا بھر میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا میوزیم مانا جاتا ہے اور تحقیقی اداروں کے لئے ایک ماڈل کی حیثیت رکھتا ہے۔ دنیا کا پہلا ٹیلیفون سیٹ، پہلی گاڑی، پہلا بجلی سے چلنے والا انجن بھی یہیں پایا جاتا ہے۔ پچھلے کئی عشروں سے یہ عجائب گھر ایک ایسی نمائش بن چکا ہے جس کی لمبائی 20 کلومیٹر سے بھی زیادہ ہے اور اس میں تقریباً 20 ہزار اشیاء نمائش کی غرض سے رکھی جاتی ہیں۔

......❁......❁......❁......

ماہنامہ "مصباح" ربوہ نومبر ۲۰۰۳ء میں شامل اشاعت مکرمہ طلعت صدیقی صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

کہیں آرزوئے سفر نہیں کہیں منزلوں کی خبر نہیں
کہیں راستہ ہی اندھیر ہے کہیں پا نہیں کہیں پر نہیں
اے ہوائے موسمِ غم ذرا مجھے ساتھ رکھ میرے ساتھ چل
میرے ساتھ میرے قدم نہیں میرے پاس میری نظر نہیں
یہ جو عمر بھر کی ریاضتیں یہ نگر نگر کی مسافتیں
یہ تو روگ ہیں مہ و سال کا یہ تو گردشیں ہیں سفر نہیں

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 11 | Friday July 23, 2004 | Issue No. 30

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ کینیڈا کی بعض جھلکیاں

جامعہ احمدیہ کینیڈا کا دورہ اور طلباء سے خطاب۔ بریمپٹن میں مشن ہاؤس اور مسجد کے لئے خرید کی گئی جگہ کا معائنہ۔

احمدیہ ابوڈ آف پیس اور پیس ویلج کا وزٹ۔ خلیفۂ وقت سے للّٰہی محبت کے دلکش اور روح پرور نظارے۔

جلسہ سالانہ کینیڈا میں خطابات۔ مختلف سیاسی وسماجی شخصیات اور وزیر اعظم کے خصوصی نمائندہ کی طرف سے جماعت کو خراج تحسین۔

واقفین نو بچوں اور بچیوں کے ساتھ کلاس۔ مجلس عاملہ یو۔ایس۔اے اور نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ۔

کینیڈا اور امریکہ کے دور دراز علاقوں سے آنے والے ہزاروں احباب جماعت نے اپنے محبوب امام سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر)

۳۰ رجون ۲۰۰۴ء بروز بدھ:

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

پونے پانچ بجے حضور انور مسس ساگا جماعت کے مرکز اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ پونے دس بجے کے قریب حضور انور 1194 Matheson Blvd.East پر واقع مسی ساگا جماعت کے سنٹر ''بیت الحمد'' پہنچے جہاں مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب صدر جماعت احمدیہ مسی ساگا اور جماعت مالٹن کے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے کثیر تعداد میں صبح آٹھ بجے سے جمع تھے۔ سب نے فلک شگاف نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔

حضور انور پارکنگ لاٹ میں ہی گاڑی سے باہر تشریف لے آئے اور پیدل چلتے ہوئے احباب جماعت کے نعروں اور سلام کا جواب دیتے ہوئے مسجد مسی ساگا اور جامعہ احمدیہ کی عمارت میں داخل ہوئے۔ مرد حضرات مسجد کے باہر میدان میں جمع تھے جب کہ خواتین اندر مسجد کے ہال میں حضور کی منتظر تھیں۔

جب حضور انور پارکنگ ایریا میں بنے ہوئے راستے پر احباب جماعت کے سامنے سے گزرتے ہوئے عمارت کے مین دروازے پر پہنچے تو دورویہ قطار میں ایک طرف مسس ساگا اور بریمپٹن کی جماعت کی مجالس عاملہ اپنے اپنے صدر صاحبان کی معیت میں اور دوسری طرف جامعہ احمدیہ کے طلباء، اساتذہ اور سٹاف اپنے پرنسپل مکرم مبارک احمد صاحب نذیر کے ساتھ حضور انور کے استقبال کے لئے ایستادہ تھے۔ حضور نے ان تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور عمارت کے اندر تشریف لے گئے۔

سنٹر کے آڈیٹوریم میں بچیاں استقبالیہ نغمے پڑھ رہی تھیں۔ جونہی حضور انور دروازہ سے اندر داخل ہوئے خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

حضور انور خواتین اور بچیوں میں کچھ دیر تشریف فرما رہے۔ اس دوران حضور انور نے بچیوں میں چاکلیٹ بھی تقسیم فرمائے۔ بچیوں کو ملنے والی اس سعادت کا حال دیکھ کر بہت سی مائیں جنہوں نے شیر خوار بچوں کو اٹھایا ہوا تھا وہ بھی حضور انور کے سامنے آتی گئیں تا کہ اپنے بچے کے لئے حضور کے دست مبارک سے چاکلیٹ حاصل کرسکیں۔

حضور انور آڈیٹوریم سے باہر تشریف لائے تو لابی میں دونوں جماعتوں کے واقفین نو اور واقفات نو قطاریں بنا کر حضور انور کے منتظر تھے۔ حضور انور نے وقف نو سکیم میں شامل بچوں سے خاص شفقت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں چاکلیٹ کے علاوہ ایک ایک قلم بھی اپنے دست مبارک سے عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ حضور انور کا انہیں ابھی سے قلم عطا فرمانا ان میں سے ہر ایک کے لئے قلم کے جہاد میں مجاہد بننے کی مقبول دعا بن جائے۔ 90 کے قریب بچوں اور بچیوں نے یہ سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد حضور انور عمارت کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جس میں جامعہ احمدیہ کینیڈا قائم کیا گیا ہے۔ جامعہ کی پہلی کلاس ستمبر 2003ء میں شروع ہوئی تھی جس میں 28 طلباء ہیں جن میں سے ایک جرمنی سے، ایک برطانیہ سے، ایک امریکہ سے اور باقی 25 کینیڈا سے ہیں۔

مولانا مبارک احمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے حضور انور کو جامعہ کے مختلف حصے دکھائے۔ کلاس رومز، اساتذہ کے کمرے، سٹاف اور پرنسپل کا دفتر، لائبریری اور بورڈ روم وغیرہ۔ حضور انور باری باری اساتذہ کے کمروں میں گئے اور معائنہ فرمایا اور اساتذہ کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس دوران طلباء لائبریری میں اکٹھے ہو چکے تھے۔ حضور انور بلڈنگ کا معائنہ فرمانے کے بعد لائبریری میں تشریف لائے۔ جامعہ کی موجودہ کلاس کے ۲۸ طلباء کے علاوہ پرنسپل صاحب نے آئندہ کلاس جو ستمبر 2004ء سے شروع ہوگی کے نو (9) طلباء کو بھی بلایا ہوا تھا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جامعہ احمدیہ کے طالبعلم طارق ملک صاحب نے نہایت عمدہ طور پر تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد تین طلباء نے انگریزی عربی اور اردو زبانوں میں حضور انور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے لئے اپنی وفا اور خلافت کے لئے اپنی فدائیت کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے حضور انور سے اپنے لئے دعا کی درخواست کی کہ وہ اسلام کے سچے خادم اور محمد رسول اللہ ﷺ کی فوج کے فتح نصیب سپاہی بنیں۔ استقبالیہ کا متن درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وعلی عبدہ المسیح الموعود

بخدمت اقدس سیدنا حضرت امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے آقا! آج کا دن ہماری زندگیوں کا اہم ترین، یادگار اور ناقابل فراموش دن ہے۔ ہمیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا کہ خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ وجود باجود جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ بھی ہے، ہمارے درمیان موجود ہے۔

پیارے آقا! خاکسار کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ خاکسار، جامعہ احمدیہ کینیڈا میں اپنے تمام ساتھیوں کی طرف سے اپنے مقدس آقا کی خدمت میں خوش آمدید پیش کر رہا ہے۔

پیارے حضور! ہم عہد کرتے ہیں کہ ہمیشہ نظام خلافت احمدیہ کے وفادار اور جانثار رہیں گے اور ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم حضور پرنور کے ہر حکم پر قربانیوں اور خدمات کے میدان میں ہمیشہ صف اول میں رہیں گے۔ ہم سب طلبہ و اساتذہ اور عملۂ جامعہ احمدیہ کینیڈا دل کی گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا کے شکرگزار ہیں کہ حضور پرنور نے کینیڈا میں شمالی امریکہ کے پہلے جامعہ احمدیہ کے قیام کی اجازت عنایت فرمائی اور پھر ہمیں علم و حکمت سکھانے کے لئے بے نفس اساتذہ کی ایک ٹیم بھی مہیا فرمائی۔ فجزاک اللہ احسن الجزاء یا امیر المومنین۔

ہم پیارے آقا کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عالم باعمل بنائے، مثالی واقفِ زندگی کی طرح تاحیات تمام ذمہ داریاں احسن رنگ میں نبھانے اور خلیفۃ المسیح ایدکم اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ توقعات پر پورا اترنے کی توفیق بخشے۔

والسلام

ہم ہیں، خلافت حقہ احمدیہ کے تاحیات فرمانبردار، وفادار اور جانثار۔

اس کے بعد حضور انور ڈائس پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اس موقعہ پر مَیں کوئی فارمل ایڈریس تو نہیں کروں گا۔ البتہ چند اہم باتوں کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا:

''یہ میرا فارمل خطاب نہیں ہے۔ چند باتیں ہیں جو مَیں آپ لوگوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ آپ یاد رکھیں کہ آپ جامعہ کی پہلی کلاس کے طلبہ ہیں۔ آپ کی یہ کلاس تاریخ کا حصہ بننے والی ہے۔ جس طرح ہم تاریخ میں دیکھتے ہیں کہ ہمارے پرانے مبلغ افریقہ میں گئے، یورپ میں گئے، فار ایسٹ میں گئے۔ مدرسہ احمدیہ کی پہلی کلاس کا ذکر آتا ہے یا جامعہ احمدیہ کی پہلی کلاس کا ذکر آتا ہے۔ فرمایا، جو سب سے پہلے کسی ملک میں پہنچے اس ملک کی احمدیت کی تاریخ میں ان کا ہمیشہ پہلے مبلغ کے طور پر ذکر ہوگا۔ اسی طرح کینیڈا (جماعت) کی تاریخ میں لکھا جائے گا کہ فلاں فلاں جامعہ کی پہلی کلاس کے طلبہ تھے۔ اس لحاظ سے آپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جو روایات آپ پیدا کریں گے وہی آگے چلیں گی۔ طلباء ایک دوسرے کی نقل کرتے ہیں، شعوری اور لاشعوری دونوں طور پر۔ اس

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔